

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ہندوستان بھر کے کروڑوں

اہل سنت و جماعت کا حقیقی ترجمان قرآن و حدیث فقہ و تصوف کے حقائق و مسائل کا بہترین
مخزن مسلمانوں میں شاعت و تبلیغ اسلام کی روح پھونکنے والا ماہوار رسالہ ہو

جماعت

(امریکہ) جنوری
1925

پرسرشتی

جامع درجات و لایۃ اہل کمالات نبوت افع بدت و ضلالت عامل کتاب و سنت علیہ السلام و
طریقہ مجدد وقت قدوة السالکین فی العارفین رئیس المحدثین عالیجناب حضرت مولانا حاجی غلام
سید محمد جماعت علی شاہ صاحب بدخنی نقشبندی مجددی علیہ السلام لازالت شہرہ فیضانہ بارگاہ

مرتبہ

عزیز محمد وی امرتسری

سالانہ چندہ صرف تین روپے

باجتہاد مولوی محمد عبدالرشید صاحب بناس پور
مولانا عبدالحق صاحب بناس پور

پیرزادہ عبد العزیز محمد وی پیشہ نے جامع مسجد امدان امرتسر شائع کیا

ہر مسلمان پر اشاعتِ اسلام فرض ہے

موجودہ زمانہ میں مسلمان پر غلو صال و دافلاق حسنت و اشاعت اسلام کا کوئی گوشہ نشین کر نہیں
مطالبہ کرتا ہے۔ تبلیغ و اشاعت اسلام کی پاکیزہ ترین خدمات انجام دینے کے لئے قرآن کی پراثر اسلامی کتابوں کو پڑھنے جن سے
بے علم و کم سہولتی پیکار مسلمان بھی اشاعت اسلام کا حق بخوبی ادھر کر سکتا ہے۔ محصور واداک بزرگ خریدار پیشگی قیمت بذریعہ
سٹی آرڈر بھیجنے والوں کو محصور واداک معاف ہے۔

یادِ اسلام - حضرت سرورِ عالم رسولِ مظلّم صلی اللہ علیہ وسلم مکمل سوانح مری جو کمال تحقیق و تحقیق سے عالمانہ طرز پر لکھی گئی ہے اور اسلامی دنیا میں مقبول عام ہے قیمت پندرہ روپے۔

خلافت صدیقی حضرت نینوال سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری قیمت ۵/-

خلافت فاروقی حضرت خلیفہ دوم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری قیمت صرف ۵۰ روپے

علاقت عثمانی - حضرت غلیقہ سوم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری قیمت صرف ۵/-

خلافت چیدری حضرت علیہ چہارم سین مل شیر خدا بی صفہ مذکر سوا عمری قیمت صرف در

سیرۃ الکبریٰ - ام المومنین حضرت خدیجہ کبریہؓ کے حالات طیبات نباتات و دوا صنف اور الکفر چارہ پر تہمت وغیرہ

سیرۃ الصریقہ - ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے حالات طبقات محققانہ انداز میں تحریر کیا گیا ہے۔

خاتونِ جنت سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزہراءؑ کے حالات طہارت مع ردوائی و اثباتی مرن

سوال اعظم۔ امام الفقہاء والحدیث حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی کی جستجو

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد
الذي بعث في الناس نبيا
مباركا تبارك وتعالى

یہاں واقعہ مندرجہ تحت مرتب ہے۔

تحقیق الادیان اس کتاب میں تمام مذاہب اکثراً و بعضاً کا حقیقی و فرضیہ کے بعد ثبات کا ذکر کیا گیا ہے۔

عالم من الکونی کا خدا سے اور ذرا انجات کی توجہ سے اور خود فطرت اور کام کرنے اور اسلاف عظیم

کہنے لگے: "میں نے اس کو علاوہ الزمر، کہ اس کے سب سے زیادہ رسالت و جلالیت، کلمات میں اس کا ذکر کیا ہے۔"

خلافت حضرت علی و حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے حالات - ادبیات و کرامات - سنی کے کائنات و کمال

شرح دیبٹ سے درج میں خفامت خریبا ۱۰۰ صفحات پر ۶۰۰ کالز کا فائدہ لکھا ہے۔

مصرف لایم

اشاعت اسلام - اس کتاب میں اذانِ محمدیہ اور قرآن مجید کی تفسیر ہے۔

یہ سب اس کتاب میں شاعت اسلام کی ضرورت و اہمیت بتائی گئی ہے۔ جو د

بدبختوں کو سزا ہے بیت حرف کہ

میں نے اس کو دیکھا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رسالہ جماعت اتر

جلد ۱ بابت ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ماہ جنوری ۱۹۱۵ء نمبر ۹

فہرست مضامین

۱	ادوات گرامی	۱	مولوی محمد رفیع صاحب مدرسہ دارالعلوم لاہور
۲	کلام الملوک ملوک الکلام	۲	مولوی محمد رفیع صاحب مدرسہ دارالعلوم لاہور
۳	کلمات طہیبات	۳	مولوی محمد رفیع صاحب مدرسہ دارالعلوم لاہور
۴	نعت شریف	۴	مولوی محمد رفیع صاحب مدرسہ دارالعلوم لاہور
۵	رسول عربی	۵	مولوی محمد رفیع صاحب مدرسہ دارالعلوم لاہور
۶	معادیت القرآن	۶	مولوی محمد رفیع صاحب مدرسہ دارالعلوم لاہور
۷	احادیث قدسی	۷	مولوی محمد رفیع صاحب مدرسہ دارالعلوم لاہور
۸	تاریخ نقہ	۸	مولوی محمد رفیع صاحب مدرسہ دارالعلوم لاہور
۹	خاتم النبیین	۹	مولوی محمد رفیع صاحب مدرسہ دارالعلوم لاہور
۱۰	اسلام کا تاجدار پروردگار	۱۰	مولوی محمد رفیع صاحب مدرسہ دارالعلوم لاہور
۱۱	خطائے دین	۱۱	مولوی محمد رفیع صاحب مدرسہ دارالعلوم لاہور
۱۲	تقصید نعتیہ	۱۲	مولوی محمد رفیع صاحب مدرسہ دارالعلوم لاہور
۱۳	ارشادات مجتہد الفاضل	۱۳	مولوی محمد رفیع صاحب مدرسہ دارالعلوم لاہور
۱۴	قلم ہادون اللہ	۱۴	مولوی محمد رفیع صاحب مدرسہ دارالعلوم لاہور
۱۵	اولیائے کرام کا عظیم باطن	۱۵	مولوی محمد رفیع صاحب مدرسہ دارالعلوم لاہور
۱۶	حضرت شاہ عبدالغنی آبادی	۱۶	مولوی محمد رفیع صاحب مدرسہ دارالعلوم لاہور
۱۷	حضرت شاہ عبدالغنی آبادی	۱۷	مولوی محمد رفیع صاحب مدرسہ دارالعلوم لاہور
۱۸	آفتاب ولایت برپا ہو گیا	۱۸	مولوی محمد رفیع صاحب مدرسہ دارالعلوم لاہور
۱۹	آفتاب عالم کی سند حق سرکاریاں	۱۹	مولوی محمد رفیع صاحب مدرسہ دارالعلوم لاہور
۲۰	ایک الزام کا جواب	۲۰	مولوی محمد رفیع صاحب مدرسہ دارالعلوم لاہور

اوقات گرامی

جیسا کہ گذشتہ اشاعت میں قارئین کرام مطالعہ فرمایا ہے کہ گذشتہ لکھنؤ کے زبدۃ العارفین حضرت شیخ المشائخ محمد و شاہ مولانا حافظ حاجی میر سید محمد جماعت علی شاہ صاحب قبیلہ حنفی نقشبندی مجددی علی پوری اراکم اللہ فیو ظہم و برکاتہم تبلیغ و اشاعت اسلام کیلئے اگرہ تشریف لگئے تھے چنانچہ وہاں کئی روز قیام پذیر رہے اس اخبار میں روز و شب مجالس مواعظ و مرقبات کے ذکر و فکر مختلف محلات و مساجد میں منعقد ہوتے رہے جن میں حقانیت و صداقت اسلام پر مبسوط مذاکرات کا اتفاق ہوتا رہا۔ حاضرین فیوض ولایت کے غیر تنہا ہی تسلسل سے مستفیض ہوئے۔

آخر حضرت مولانا حافظ محمد نعیم الدین صاحب رضوی فاضل مراد آبادی و جناب مولانا مولوی مصطفیٰ رضا خاں صاحب رضوی بریلوی کی دعوتوں سے حضور نے اہل بریلی، مراد آباد، فرخ آباد کو اپنے چرتا شہر مواعظ حسنہ و کلمات طیبہ سے بہرہ اندوز سعادت فرمایا۔ اس کے بعد امرتسر و انوں کی خوش نصیبی سے ہضرات کو چند یوم کے لئے ٹھہرایا۔ چنانچہ ان دنوں میں جو جمعہ آیا آپ نے جامع مسجد مبارک محمد جان مرحوم میں پڑھایا جس کے بعد وعظ فرمایا جو نقشہ کامان حقائق و معارف کے لئے چشمہ کو فر و سلیل کا حکم رکھتا تھا۔ اور ہدایت و نصائح کے اعتبار سے درجہ و بصیرت تھا۔ امرتسر میں چند یوم قیام فرما رہے تھے کہ بعد صرف دو روز لاہور ٹھہرے اور وہاں سے براہ راست علی پور تشریف کو مراجعت فرما ہوئے یہاں طریقہ مطلع دیں۔

توسیع اشاعت

ہائین جماعت سے توسیع اشاعت کی کامل توقع ہے اور ان محترم بزرگوں سے جو ہمیشہ ہماری معاملات میں حصہ لیا کرتے ہیں امید قوی ہے کہ جماعت کی توسیع اشاعت میں حصہ لیکر عنانہ باجور اور عنانہ منگورچ

کلام الملوک ملوک الکلام

حضور خسر و معظم تاجدار دکن کا نعتیہ کلام

عشقے بدلم هست ز سر دار مدینہ	یارب سر من کن بہ سر کار مدینہ
چوں مسکن آن مطلع انوار بدست	نوریت عیاں از رودیوار مدینہ
یک نفہ عنبر بدماغم برساں زود	اے باد صبا زان گل بہ خار مدینہ
اے شیخ ترا جنت فردوس سا رک	باشم من شوریدہ و گلزار مدینہ
از بہر خریداری رحمت ملک آئند	پاساختہ از سر سوع بازار مدینہ
اے سانی گوثر ز فیوق تو بخوابد	ایں نقشہ دہن شربت دیدار مدینہ
از عرش بہ ہر شام و سحر بہ زیارت	اقواج ملائک شدہ حضار مدینہ
عمریت کہ ہستم بدل و جاں من خیدا	جویندہ و مشتاق و طلبگار مدینہ
باشد چہ نلک عرش بریں نیست نش	اے صلی علی رفعت انوار مدینہ
بہر خاک نشین تخت نشین است آن جا	حیرت است بہر سایہ اشجار مدینہ

از لطف عظیم شہ لولاک عجب نیست

عثمان برسی گر تو بہ دربار مدینہ

کلمات طیبات

قدوة الکاملین نبدۃ العارفين حضرت مولانا حافظہ حیاچی پیر سید
محمد جماعت علی شاہ صاحب قبلہ محترم علیپوری لاہور التسموس نقیلا بآئینہ

انسان کا دل اللہ تعالیٰ کے دیکھنے کی جگہ ہے اس کو آکاشوں سے پاک رکھنا چاہیے
دل کی مثال کشتی کی مانند ہے جس طرح کشتی پانی پر تیرتی ہے اسی طرح انسان کا
دل دنیا میں رہنا چاہیے۔ اگر کشتی میں پانی داخل ہو جائے تو اس کے ڈوب جانے میں
کوئی شک و شبہ نہیں رہتا۔ دل بھی وہی سلامت رہ سکتا ہے جو ماسوا اللہ کے خیالات
سے پاک و صاف ہو جس عموماً غصب کو صفائی باطن حاصل ہو جائے وہی صوفیوں
میں صوفی کہلاتے کا سستی ہے جو لوگ دنیا سے علیحدگی اختیار کر کے ہزاروں یا ہنگولوں
میں بیٹھ کر صوفی بننا چاہتے ہیں وہ ہرگز ہرگز مترل مقصود تک پہنچ نہیں سکتے کیونکہ یہ
امر شرعیہ و طریقت کے برخلاف ہے۔ انسان کے ذمہ یہی فرض نہیں کہ وہ اپنے دل
ہی کی صفائی میں مصروف رہے بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ غوام اناس کو بھی فائدہ پہنچا
خدا کے نزدیک سب سے زیادہ ایسا بندہ مقبول ہوتا ہے جس سے خدا کی پیاری
مخلوق کو فائدہ پہنچیں۔ دراصل طریقت کا پہلا رکن بھی یہی ہے حج

طریقت بجز خدمت خلق نیست

دو کام کرنے والوں کے نزدیک ایک کام کرنے والے کی ہستی کیا ہے یعنی صوفی کو دو
کام کرنے چاہئیں۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کی یاد۔ دوسرے خلق اللہ کی خدمت حج
ادھر اللہ سے دراصل اوپر مخلوق میں شامل

دل ہر وقت خدا کی یاد میں مصروف رہے اور ہم دنیا کے معاملات میں دل کا یکسو ہونا شرط
ہے۔ اگر دل بھی دنیا میں لگ گیا تو پھر اسی طرح نقصان ہوگا جس طرح کشتی میں پانی
داخل ہونے سے۔ الغرض بہادر وہی مرد خدا ہے جو دنیا سے اپنی کشتی کو صحیح سلامت
کنارے پر لگائے دریا میں کئی قسم کے مصائب و آلام کا سامنا کرتا رہتا ہے یعنی دنیا

بھی دریا کی طرح ایک آزمائش کی جگہ ہے جب تک انسان آزمائش میں نہ پڑے تب تک درجہ کمال پر پہنچنا محال ہے۔

اپنی تکلیف کسی کے روبرو ظاہر نہ کرنی چاہیے اس لئے جو کچھ بھی اس پر گزرے اپنی جان پر سے جائے اپنی تکلیف سے دوسرے کو رنج پہنچانے خدا کے پاک بندوں کا یہی دستور العمل ہے۔ ع

رنج سہتے میں نگردہ رنج پہنچاتے نہیں
اللہ والے ہر حال میں خوش رہتے ہیں اور اپنے حقیقی مولہ کا شکر بجالاتے ہیں۔ ع
اچھے ہیں وہی لوگ جو ہر حال میں خوش ہیں
خدا کے متوالوں کی یہی نشانی ہے کہ وہ اپنے مالک کا شکوہ نہیں کرتے بلکہ اپنا عزیز وقت کی حمد و ثنا اور ذکر و فکر میں گزار دیتے ہیں خدا کی یاد سے کسی وقت غافل نہیں ہوتے بلکہ زبان حال سے یہ کہتے ہیں ع

جو دم غفلت میں ہے وہ کفر میں ہے
اپنے آپ کو حضوری میں سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مرضی پر تسلیم درخشاں رکھتے ہیں۔ ع
سب کام ایسے کرتے ہیں مولا کے حوالے + نزدیک عاقلوں کے تدبیر کے تو یہ ہے
خداوند کریم قرآن مجید فرقان حمید میں فرماتا ہے و تبتل بالیہ تبیتلا سب کو چھوڑ
میرا ہو رہو۔ جب انسان ہر ایک بات اس کی رضا کے مطابق کرے اور حقیقی معنوں
میں اس کا بندہ بن جائے تو پھر خدا تعالیٰ ہی اپنے بندے کی لاج رکھتا ہے اور
اس کی التجا کو قبولیت حاصل ہو جاتی ہے کسی کا قول ہے ع

تو جب میرا ہو رہے سب جگ تیرا ہو
ایک شخص نے غلام خرید لیا اس سے پوچھا کیا کھانا لگا غلام نے جواب دیا جو آپ کی مرضی
پھر مالک نے کہا کیا کام کر لگا۔ غلام نے عرض کی جو آپ کی مرضی۔ مالک نے جس قدر سوال
کئے یہی جواب دیا جو آپ کی مرضی اس پر مالک غلام سے خفا ہو کر کہنے لگا کہ تو
عجب آدمی ہے کیا ہر بات میں میری ہی مرضی کیا کر لگا۔ غلام نے جو جواب دیا
وہ ذرا سوچنے اور یاد رکھنے کے قابل ہے۔ غلام نے اپنے مالک کی خدمت میں عرض
کی کہ اگر میں نے اپنی مرضی ہی کرنی ہوتی تو آپ کے ہاتھ فروخت نہ ہوتا۔ ع

سپر دم ہو مایہ نوشیش را
تو دانی حساب کہ پیش را
در حقیقت غلام بننے کے معنی بھی ہیں کہ اپنے آپ کو اپنے آقا کے حوالے کر دے
ہم تھوڑی دیر کے لئے اپنے گریبان میں منڈاں کر دیکھیں کہ ہمارا ایمان اپنے اصلی
مالک پر اس غلام جیسا بھی ہے کہ نہیں تو صفات ظاہر ہو جائیگا کہ بندے برائے نام
میں بندہ یا غلام کا تو یہ کام ہونا چاہیے کہ وہ اپنے آقا کی رضا کے سامنے راضی
رہے اور اس کے فرمان کو بسر و چشم قبول کرے۔ اس کے برعکس عام لوگوں کا یہ حال
ہے کہ اگر کوئی تکلیف محسوس ہو تو فوراً یہ کہہ دیتے ہیں کہ خدا ہم پر ظلم کرتا ہے یہ ان
لوگوں کی محض بکواس ہے مگر کوئی دعا مانگے تو اس میں ذرہ دیر ہو جائے تو خدا تعالیٰ
کی شکایتیں کرنے لگ جاتے ہیں گویا درپردہ ایسے لوگ خدا بننا چاہتے ہیں اور خدا
تعالیٰ کو بندہ بنانا چاہتے ہیں کہ وہ ہماری مرضی کے ماتحت ہو۔ منسوس صمد بن ارفسوس
ایسے انہی ص کی عقل و دانش پر کہ آقا غلام کے ماتحت ہو جائے حالانکہ ابتداء سے آئینہ
سے یہ قاعدہ چل رہا ہے کہ غلام خود اپنے آقا کے حکم کی تعمیل کرنی پڑتی ہے اللہ تعالیٰ
ہماری دعائیں قبول کرے یا نہ کرے ہمیں یہ کسی طرح زبانی نہیں کہہ سکتے ہیں
بلکہ ہمیں سر تسلیم خم ہونا چاہیے۔

وہ مانیں نہ مانیں انہیں اختیار
ہیں راستہ دن انتخاب چاہیے
خدا کے بندے تو اپنی زبان بولنا بھی گستاخی و بے ادبی سمجھتے ہیں اور اپنی زبان کو ہر
سکوت دکھا بیٹھتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ میں بات میں ہمارا مودہ خوش ہے ہم بھی اسی میں
راضی ہیں۔ ع

ہوں پر مہر خاموشی دلوں میں باد کرتے ہیں

سپر شخص ڈرے

کیونکہ ماہر و رسالہ جام جہاں نہیں شخص کی دلچسپی کا سامان ہوتا ہے اور ہر مذاق کا آدمی اس سے یکساں نازیدہ
اٹھا سکتا ہے تاہم میں کہتی ہوں کہ انصافات ماہر و تقسیم ہوتے ہیں اسکی خوبیوں کا اندازہ بغیر دیکھ نہیں ہو سکتا
منور معنی بھیجا جاتا ہے تو آج ہی خدا کی عبادت میں اس پر ہے تجھے شریف آدمی کے پوری تہیہ ہی مگر آپ
کہہ دو تو پوری طرح کبھی نہ آتی عجیب شخص کوئی معمولی چاول پر پانچ پورا نہ آتا کہ ہوا منہ سے سجا جائیگا

منہ رسالہ جام جہاں نما۔ پانی پیت (پنجاب)

نعت شریف

از سر ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب ایم۔ اے بیرٹھریٹ لاہور

نگاہ عاشق کی دیکھ لیتی ہے پردہ ہم کو نہا کر وہ برہم تیرب میں آکے ٹھیس ہنر مہ کو جیسا کہ
جو تیرے کو چمکے ساکنوں کا فضا جنت میں انہیں تہاں جس میں جو میں خوشامدوں کے تہاں نہا کر
بہارِ جنت کو گنجینا تہاں ہیں مدنی سے آج و صول ہنر و شکل سے اسکو ہا لا پڑے بہانے بنا بنا کر
لحد میں سوتے میں تیرے شیدا تو خود جنت میں کیا کوشور و خشر کو جیتی ہے خبر نہیں کیا سکھا سکھا کر
تیری جدائی میں خاک ہو نا، ترو کیا تا ہی کیا کا دیار تیرب میں ہی پہنچے صبا کی موجوں میں بل ہلا کر
شہید عشق تیری کے سرے میں لکھیں ہی میں سہل کے جہل ہی کہتی ہے زندہ باقی بھلائے کئے ہنر نہا کر
کہی ہوئی کام ہی ملتی ہے جس صبا غیب سے ہے کوئی اسے پوچھتا ہے کہ وہ در شفاقت دیکھا دیکھا کر
کرے کوئی کیا کرتا لیتی ہے لاکھ پردوں میں ہی شفا کئے تھو ہم نے لہا اپنے ترے غضب سے جیسا کہ
جائے دیو ہیں اے صبا ہم گھٹان عرب کی ٹوٹے مگر غیب اتھو، دیکھ کو جس سے لائی ہے تو آؤ اگر
تیری جدائی میں کئے دئے ننگے تیروں کے نظر میں جہل کی ہم نے ہنسی لائی اسے ہی مارا تھا کا تھا کا کر
ہنسی ہی کچھ کچھ نل ہی تھی مجھے ہی خیر میں کئی ہے کہیں شفاقت نیلگی ہو میری کن پ عمل ادا کر
ادا کے لائی ہے صبا تو جو لائے زلف مزین لک ہیں ہے جی نہیں یہ بات خدا کی راہ میں ہی کو دیا کر
پرورداری تو پر وہ در ہے مگر شفاقت کا ترے دیکھ کے خوف میں بیٹھ جاتا ہوں دامن تر میں شہید کر
شہید عشق ہی ہوں میری لحد پہ شمع قرینگی اٹھلے ہائے خود فرستے چراغ خود شہ کو جلا کر
جسے محبت کا درد کہتے ہیں مایہ زنگ ہے مجھ کو یہ درد وہ ہے کہ میں نے رکھا ہی دلیں سکو چپا چپا کر

خیال راہ عدم سے اقبال تیرے در پر ہا ہے حاضر
بغل میں زادِ عمل نہیں ہے صید میری نعت کھٹا کر

مجموعہ نظم اقبال۔ سر ڈاکٹر محمد اقبال کی چارہ مشہور و معروف نظمیں جو در مدت دلوں میں اپنا گہرا رنگ ہیں
ایک جگہ نہایت خوبصورت جلد میں قیمت صرف ایک روپیہ چھوٹا۔ یہ نغمہ رسالہ اشاعت جامع مسجد قاسم آباد لاہور

رسول عربی

از جناب مولانا گرامی شاعر خاص حضور نظام شہر ہار دکن

ز اسرار خفی شرح دہم بواجبی ست ز انوار جلی سخن کنم بے ادبی ست
گفتند بے خلیل و داؤد و کلیم شاہنشاہ انبیاء رسول عربی ست

خاور چکد از شہم بایں تیر و شبی کوثر چکد از بہم بایں تشنہ لبی
اے دوست ادب کہ در چہم دل مست شاہنشاہ انبیاء رسول عربی ست

جماعت کے خریداروں کی تعداد ایک ہزار

ہمیں سخت افسوس ہے کہ اس تہذیبِ مدت میں یا ان طریقت کی بے توجہی و سرزدہری کی وجہ سے
جماعت کو تین تھوڑے سے زمانہ کی ذریعہ رہی ہوئی ہے۔ اگر خدا بخوانے پیرہنوں نے کچھ
دلائل اور اسی طرح جماعت کے ساتھ سلوک روا رکھا تو جماعت کو ناگوار مالی مشکلات
کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور اس محبوب رسالہ کے شاندار بنانے میں جو تجاویز ہم نے سوچی
ہوئی ہیں وہ سب خاک میں مل جائیں گی۔ جماعت کا سالانہ چندہ صرف تین روپے
ہے مگر اخراجات کثابت، طباعت اور کاغذ وغیرہ اس قدر زیادہ ہیں کہ موجودہ رفتار
خریداری کسی طرح قابل اطمینان نہیں اس وقت تک جو مالی نقصان ہو رہا ہے اس
سے بچنے کیلئے ایک ہزار خریداروں کی ضرورت ہے۔ لہذا نامہ ہی خواہاں جماعت سے عموماً
اور طریقت کتاب حضرت صاحبزادہ مولانا قطب سیّد شاہ نور حسین صاحب سلمہ کے مخصوص موقوفہ
گزارش ہو کہ اب جس طرح بھی ہو سکے بہت جلد ہر ایک پر یہائی کم سے کم پانچ پانچ مخدیر پیداکر کر پیش
کرے اور عند اللہ ماجور ہو اگر مذہبِ دولت سے محبت رکھنے والے بزرگوں نے تو صبح اشاعت کیلئے عملی
طور پر کوشش شروع کر دیں انشاء اللہ تو وہی دونوں جماعت کے خریداروں کی تعداد ایک ہزار ہو سکتی ہے

معارف القرآن

وَالْعَصْرِ
 حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”وَعَسَىٰ أَن تَكُونُوا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ“
 علیہ وسلم تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ جو تمام زمانوں سے بہتر اور مبارک زمانہ بنے یہاں پر
 سو دینا کہ تم اسے کہ امت حق کے لئے تم کیوں کھانی ہے اور یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم کے زمانہ کی تفصیل کس حد سے ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ تم کیونکہ تم
 ایک بڑی کمی غفلت کے لئے اور عرب کے موافق نازل ہوا ہے، اہل عرب کا قدر و
 جہ درمیان ہے۔ عرب دوسری راہ و طاقت کے ساتھ ظاہر کرنا چلتے ہیں تو قسم
 کہتا ہے میں چاہتا ہوں حق تعالیٰ کے اس موقع پر اہل عرب کے ساتھ حق سے دور نہ رہوں
 کو ٹھوکر رکھ کر قسم کھاتی ہے عذر یہ وہی جنت میں تھا ہے علیہ السلام میں رہتے ہیں
 کہ حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں جہاں نہیں کہا ہے میں وہاں ہر موقع پر یاد دہانہ
 عرب کو یاد دہانہ رکھا ہے تاکہ اسی میں یزید اور ابی بن ہریرہ اور ابی ہریرہ
 امت حق کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک کی قسم کیوں کھاتی ہو
 حق تعالیٰ نے حضور کے لئے یہ قسم لگائی کہ اس کا جہاں جہاں ہے وہاں
 صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک زمانہ ہر حق اور نازل ہوا ہے۔
 ہے اس امر کا شک نہیں کہ ان کے حق تعالیٰ کی وحدانیت کا یہ علم
 تشہید کے لئے خواہوں کہ حق تعالیٰ کی وحدانیت ثابت ہو جائے اور اسے
 کامیاب اور نیکو ناموں کے لئے انہوں نے شریعت اسی کو پس منبت ڈالی دیا اور تمام
 الہی کو ٹھکر دیا اور تصان و خواہوں ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارگاہ
 زہار میں جو زبردست غلاب و افغانی کی نعمت بے غایت ہے۔
 تاریخ شمار میں سے کہ چھٹی صدی مسیحی کے وسط میں خدا کی زمین پر عظیم و جلیل جمال
 و بابر کیوں سے قبضہ کر لیا تھا مشرق میں مشرق سے مغرب تک مشرق سے جنوب
 تک ترک و فرا اور جلالت و عظمت کی تہذیبی چھائی ہوئی تھی یہاں میں پس منبت
 بڑا متحرک ہوا۔ اس کے لئے کہتے تھے کہ یہ عجیب جاتا تھا سرکشت اور ہمت میں

خونریزی و بدامنی کی آگ کے خوف کا شعلہ بھڑک رہے تھے۔ فارس میں تہذیب و تمدن کے چمکڑوں کے سوا کسی بات سے غرض نہ تھی۔ آگِ خدا کی عبادت اور خلقِ خدا کے نام سے بالکل فیرا ہوا تھا۔ جہن میں خدا کی وحدانیت نام کو باقی نہ رہی تھی بادشاہ کو ملک نہ سمجھتے تھے۔ وہ بعض خدا کا سامانی ذلیل و خوار سمجھتے تھے۔ ہندوستان میں سائبانہ کی ٹکی پتھروں کے تحت بندہ اپنی اور گائے کی پرستش ہوتی تھی واول تاقیق تھا۔ سائبانہ کے نائب ہیں۔ جنس کا عقیدہ تھا کہ خدا ان کے مذہب کا پادشاہ ہے۔

مصر میں تہذیب و تمدن کے شعلے تھے۔ ایک ذوق کا عابد، ملی و محبوب تھا۔ بڑے بڑے بت تراش کر نصب کئے گئے تھے۔ سب سے محبوب و مہربان تھا۔ حشاشہ کے دریاں پر منسوب و نام نسی تہذیب کا مبعوث ہوئے کس حالت میں تھا؟ اس کا جواب کسی قدیم مصری کے ساتھ دیا گیا۔

وہ غائب شدہ کی وحدانیت سے باطل نام آشنا ہو گئے تھے۔ سک پرستی سب سے زیادہ تھی۔ بت پرستی کی بجائے تھی۔

فلسفہ و تہذیب کے شعلے تھے۔ قوم و افراد میں آزادی تھی۔ ہونہ و شیراز کیوں کے متعلق نام نہان تھا۔ شعلے تھے۔ اور پھر استہانی بیجا کی کے ساتھ اور مان پور سے لے کر

زنا۔ جہان مت اور نہ منگی کے شعلے کیا جاتا تھا۔ اور اس غم کو ہر ممکن سعی و کوشش کے ذریعے حل کیا جاتا تھا۔

شعلہ سے زیادہ کوئی مرغوب و محبوب شغل نہ تھا۔ لوگ اس قد خراب پیتے تھے کہ بد ہوش ہو کر نہ مناک ہو سکتے تھے اور غم کرتے تھے؟

جوانانی قوم تھی۔ شعلے تھے۔ بڑے بڑے مقامات پر باقاعدہ قمار خانے کھلے ہوئے تھے۔

سود خوری سب سے زیادہ مرغوب پیشہ تھا۔ جو سب سے زیادہ سود و خور و موتا تھا۔ وہی بہت بڑے معزز اور دولت مند بھی جاتا تھا۔

حرام خوردگی عام طور پر لڑکیوں اور نوٹولیوں کو بازاری میں خیموں کے اندر بٹھلایا جاتا

تھا اور عصمت فروشی کرائی جاتی تھی جس قدر املی ہوئی تھی اس سے دعوہ میں ہوتی تھیں اور فخر کیا جاتا تھا۔

ڈاکہ نئی بہت سے قبائل کے پانی پینے کے لئے تھا۔ فدا کے بن کی جانیں نسیج کرنا مسافروں کو ہلاک کر دینا ایک قسم کی شجاعت سمجھی جاتی تھی۔ مصیبت و کلفت کے وقت لات و منات، حور و سات و نامہ جیسے جتوں کے سامنے گریزاری کی جاتی تھی۔ مٹیوں مانی جاتی تھیں، ولاد کی ترہیاں کی جاتی تھیں اور پتھروں سے حاجتیں طلب کی جاتی تھیں۔

جداں و قتال، دن رات کا مشغہ تھا ہمیشہ خونریزیاں ہوتی رہتی تھیں۔ دو تیسوں کے درمیان جب جنگ چھڑ جاتی تھی تو پچیس پچیس، چالیس چالیس برس تک یہی ریتی نہیں۔ اس قسم کی لڑائیاں شعر و شاعری یا ڈاکہ زنی یا کنوؤں سے پانی بہانے پر ہو جاتی تھیں۔ ہر دربار جانوروں اور مرے ہوئے مویشیوں کو بے تکلف کھا پتے تھے۔ عورت کی حیثیت نہایت ذلیل تھی۔ عورت کسی قسم کے حق نہ رکھتی تھی۔ سرتوتھیں جتنی عورتیں چاہت رکھ سکتا تھا کوئی تعداد مقرر نہ تھی۔ موتیوں کے ساتھ شادی چائے تھی، ارشدہ والدوں کے گھر کھانا پین میل جول رکھنا تقدیر کرکھانا معیوب سمجھا جاتا تھا۔

۱۸ اگست ۱۸۵۷ء کو بڑے بڑے رہبروں اور کاتبوں نے اعلان کر دیا تھا کہ محمد بنی بخت پیدا ہو گئے، وہ مذہب حق کا اعلان کریں گے، اور دنیا سے تاریکی و گمراہی کو مٹائیں گے، جو لوگ ان کے حامی ہوں گے وہ نفع حاصل کریں گے اور جو ان کی مخالفت کریں گے ٹوٹے اور نقصان میں رہیں گے۔ بعض لوگوں کو کاتبوں کی پیشینگوئیوں اور اعلانات سے خوشی ہوئی بعض کو تعصب کی وجہ سے رنج ہوا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد دنیا میں کیا انقلاب واقع ہوا، گمراہی و ضلالت کا کیوں کرا متعین حال ہوا، توحید کی روشنی کس طرف پہنچی؟

صفحات تاریخ بتلاتے ہیں کہ حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور ہونے پر شرک و کفر کا زور گھٹ گیا، بہت برستی و سلاطین پرستی نہ رہی، ہندوؤں کی دھنڈو خوری کی بجائے احمدی و مسلم برائی اور عداوت و عناد کی بجائے اخوت و ہمدردی پیدا ہو گئی۔ بہت پرست خدا پرست بن گئے۔

خداوند تعالیٰ ایک زمانے میں اس کو فرمایا کہ اے محمدؐ! میں نے تجھے
 پہنچا دیا ہے۔
 یہ تو میری رحمت ہے اور میری رحمت کا نام ہے محمدؐ۔
 خداوند تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس کا واسطہ رہا ہوں۔
 تمہارا خدا ہی

احادیث قدسی

زمانہ ہجرت ۱۰ھ میں مدینہ منورہ میں

میرے سفیاء نے اس کی کہ سمجھا دیے دین کی محمدؐ کو لم
 بہرہ کو میں اہل بیت پر اپنے ہر قل منٹ مانٹ شہادت ستغفہ

سب سے ایک سات باں میری رکھ فرما کے ہر حضرت جبرائیلؑ
 انصار مدینہ میں منہ غوث دو گویا ہے اعظم جہاد بحکم خبر می

اک دن نبیؐ نے حلقہ صحابہ میں منع
 اصحاب نے کہا کہ یہ کج عزت کون ہے
 شادیوں میں وہ فرزند ناخلف
 اس پاپ کا بے نہ بھلا ہے میں بخیر
 دوسرے تین بار کہ تاک اس کی کٹ گئی
 توقیر جس کی حضرت جبرائیؑ میں کھڑی
 کھڑ جس کے عزت آئی اور کریمت لگی
 اس ناسعدیئے کی شہادت انت گئی

سب کی زبانوں میں کون تمہارا دوست ہوگا
 تو ان جیسے عالمین کا تقاضا تھا
 ننھنا اور طعن گدگد کہ لوگوں نے بیعت کی
 کہ اس باسمع و اطاعت میں تیرا شہادت

جسے بارش بھر بھی تم رطبت کے دامن سے
 لوگ اگر گر پڑے گا رشتہ اسلام گردن سے

تاریخ مختصر

[illegible]

کان قضاۃ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید
 عمرہ و علی و ابی بن کعب و عبداللہ بن مسعود و ابو
 موسیٰ الاشعری و زید بن ثابت و ان قضاۃ عمرہ
 بن مسعود و الاشعری و ابو من جہم بعضاً و کان
 قضاۃ علی و زید بن ثابت و شبہ بعضہم بعضاً

۱۰۰ اصحاب ۱۰۰ تذکرۃ اصحاب مناقب بوسقنی حضرت عبدالرزاق ۱۰۰ سق ذبیحہ ۱۰۰ کتابت امام خیر و ذوالکمال علیہ السلام

وکان یاخذ بعضهم من بعض وکان یبذل یاخذ من وہ۔۔۔ سے کسی دے کو مانگتے اور نہ یہ
یعنی وہ اپنی عمارت،
سے دوستی اپنی سے اکثر مسائل و مسائل
کئے۔

۱۰۔ انوں مملوکوں میں اس قدر مسائل طے ہوئے کہ۔۔۔ ایک مجلس کے تمام فسادے ایک
ہا کے نہیں تو اس سے بڑی مجلس کیا ہو۔

۱۱۔ ابن حضرت ابو موسیٰ شہری تو کثرت مسائل میں ابن مسعود پر جواب کر دیتے تھے شاہ
والی مصلحتانہ فتا میں کہتے ہیں ابو موسیٰ شہری کا ایک وقت دربار سے اس کا جواب
شد ورنہ حق جہالت بن مسعود کثرت فلتا وفق مادہ شد خبر سید مثنیٰ ابو موسیٰ شہری
اپنی حیات ہی میں اکثر مسائل کا جواب ابن مسعود پر دیتے اور اس کہہ دیتے کہ جب تک
ابن مسعود کے مجھ سے دریافت کیا جائے اس کے جوابات خارج رہے کہ شہری کو ابن مسعود
کے فتووں سے اتفاق تھا اور زیادہ اشارہ

ابن مسعود کے حدیث عمر کے کسی مسئلہ میں اختلاف نہیں کیا بلکہ وہ حدیث عمر کے مذہب
اور قول کے سہنے اپنی رائے اور قول کو ترک کر دیتے تھے احمد میں سے وکان بقول
منہ وبقولہ بقول عمر وہ ان کا بکا و بقاء فی حق من منہ وبقولہ ویرجع الی قولہ من
قولہ یعنی ابن مسعود حدیث عمر کے قول وہ سب کے سامنے اپنے قول اور مذہب کو چھوڑ
دیتے و رجوع کرتے۔ اور ابن مسعود کو یہاں کر کے تھے وہ ان سے اس سے کہو دیا او شغبنا
و مسند عمر وادب و فضاہلک وادی عمر و شغبہ۔ اذالہ عفا۔ اگر تمام امت کا کسی مسئلہ
پر اتفاق ہو اور عمر اس کے مخالف ہوں تو میں عمر کا راستہ اختیار کروں گا اس سے معلوم ہوا
کہ ابن مسعود کے فتوے بغیر حدیث عمر کے فتوے میں اس کے سوا بھی دونوں کا ایک
مجلس میں ہوتا اور مسائل میں متفق ہو کر فیصلہ کرنا اس امر کی کافی شہادت ہے کہ ابن مسعود
اور ہارون اعظم کے فتوے ایک ہیں ابن مسعود حال تک مجتہد اور فقیہ تھے لیکن اس پر
بھی وہ حدیث عمر کے تحت مقلد اور پیرو تھے اور ان کے قول کے آگے کسی کے قول کی
پر واز کر کے تھے ابن مسعود نے اپنے اس طرز عمل سے تعلیم نفسی کی بنیاد نہایت مستحکم
کر دی یہی قابل غور ہے کہ نبی رسول خدا خاتم خاص۔ اقل نہ بن۔ فقیہ اور مجتہد کو
اس کی کیا ضرورت تھی وہ حدیث عمر کی تقلید جاد کر کے درحقیقت ابن مسعود کا یہ فعل

بنایت و اشہد انہ اور اصلا ح و تقویٰ پر مبنی نہا کیونکہ اپنے سے افضل اور عاقل پر اعتماد کرنا اور اس کی بات کو نہ ماننا ہر اہل عقل کا دستور عقل سے اور عقل کا ہی روشن فیصلہ ہے۔

دوسری مجلس کے مکان میں حضرت ابی سے: "تو قرآن اور تفسیر کے سوا کوئی شے مروی نہیں ہے۔" ائمہ زید بن ثابت، اول تو مجتہد نہیں ہیں نہ دوسرے و نہ ذلت تھی اور ابی بن کعب کے شاگرد ہیں۔ اب اس مجلس میں ہی جناب امیر کے سوا کسی کو فتاویٰ پر نظر نہیں پڑتی۔

الحاصل تمام صحابہ میں جیلا فقیہ ہیں۔ اور ان چہ کے علم کا محض ان میں مسعود اور جب بن ابیہ میں۔ علامہ ابن قیم، علامہ ابن سعدی سے نقل کر کے میں قد صریح خاصیت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلمہ فوجہدت علیہم تھی لی سنتہ ابی و علی بن مسعود و عمر و زید و ابوالدہاء و ابن کعب۔ نہ ثامت المستی فوجہدت علیہم انتھی ابی علی و عبداللہ۔ مسروق کہتے ہیں کہ میں نے تمام صحابہ کا علم ان تین میں پایا عمر بن مسعود علی ابی ثابہ۔ ابوالدہاء۔ اور ان چہ کا علم ان دونوں میں دیکھا علی۔ ابن مسعود بعض نے فقہاء صحابہ میں حضرت عبداللہ بن عباس معاذ بن جبل ابوالدہاء کو ہی شمار کیا ہے لیکن ان میں سے حضرت عبداللہ بن عباس کی نسبت جو میلے تم کو سنائے ہیں وہ پڑھو۔ علاوہ اس کہ ابن عباس نہ تھے علی۔ ابی کے شاگرد تھے اور ان کے علم کا حقیقی حقائق تھے۔ ذہبی میں ہے و سائلہ عبداللہ بن عباس من خلاۃ تکر علی ابی اور حضرت معاذ کا عہد فنا۔ دلی کے سفر میں انتقال ہوا۔ اور ان سے بہت کم روایت سے سناہ وہی کہتے ہیں۔ و معاذ بن جبل دیکھو زمان فنا۔ دلی غلط از عام زنت و بیعت او پسند مائی نہ اند۔

ابن الاثیر۔ جناب امیر کے علم سے اول تو ابی کو نہ کے سوا کوئی مستحق نہیں ہوا دوسرے خدیوہ اور روفیض نے چونکہ ان کے علم میں اپنی طرف سے بہت کچھ اضافہ کیا ہے اسلئے وہ تلامذہ نامعبرہ اور غیر منفعی قرار پایا۔ ابی مسعود کے شاگردوں سے جو جناب امیر کو علم فقہی ہے وہ قابل اعتبار ہے۔

شاہ ولی اللہ الزلی الخ میں فرماتے ہیں: "علامہ علی مرتضیٰ جبر کو نہ مشہور و رشہ و جہل طاری مجلس او غالباً رشہ یاں بود نہ علم اوہ منفعی نکشت و خروج مسلمہ عن المغیریہ قال لہ نہ یصدق علی علی فی احدیث عند الحسن علی ابی عبداللہ بن مسعود۔ اسے جو ہے عبداللہ بن مسعود کے فتاویٰ سے اول نظر زیادہ محیرہ اور مشہور اور انہی کے علم کی زیادہ نسبت ہوئی

خاتم النبیین

مجناب مولوی شیخ نور الدین صاحب تاج پر مکرور اللہ

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین میں جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے: **وَمَا كَانَ لِمُحَمَّدٍ أَنْ يَأْتِيَ بِبَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ مِمَّا يَتَّبِعُونَ** (پہلے پہل سے پہلے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آئے ہیں ان میں سے کسی نے بھی آپ کو پیغامِ نبوت نہیں دیا)۔
 تو اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کی تہ اور اللہ تعالیٰ کی چیزوں کے حال سے واقف ہے۔
 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی ہی اور باطنی طور پر انتہائی درجہ کا رفیع حاصل ہے اور آپ کا وجود باوجود خیر مجسمہ ہے۔ مقررین کے علمی، فکری اور ادبیات کا مضامین سے صاحب
 کہ قرآن مجید فرماتا ہے: **لَقَدْ آتَيْنَاكَ الْفَصْلَ الْفَاضِلَ عَلَى كُلِّ نَبِيٍّ مِّنْ قَبْلِكَ** (تو ہم نے آپ کو ان کے بعد سے افضل حصہ عطا کیا ہے)۔
 درجہ اعلیٰ اور مقرب ہے۔ ہر ایک چیز جو آئے ہیں ان میں سے بعض کو بعض نے برتری دی
 ان میں سے کوئی تو ایسے میں جن کے ساتھ خود اللہ نے عہد کیا اور عہد کے ساتھ بلند
 کئے اس آپ شریف میں صاحبِ درجات، رفیع سے آگے نادر علیہ السلطان والاسلام اور اس
 حکم کو خلیفہ پر انتہائی درجہ کے کلمات جو اللہ تعالیٰ نے عطا کیے ہیں۔
 مسئلہ جمادی کی طرف نظر فرمادو تو اس پر جو پانچوں کے کہیں سے یہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے
 جسم سے جو ایک ذرہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک ایسے سے بڑا کیا جو یہ غلام ہے مقرب
 ہو ایسے کتابِ ظاہری کی کتاب کا معنی ہے اور اس میں جو جمادی کے معنی ہیں
 اس میں کچھ شک و شبہ نہیں۔ مسلمانوں میں یہ اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے اور یہی ہے جو
 نافع و روزی برکت اور جو یہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے اور یہی ہے جو
 حال روحانی مسلمان ہے چونکہ جہاں اللہ تعالیٰ نے دو زبانیں عطا کیں ہیں اور یہی ہے جو
 کے نکلے ہیں اس پر بار بار اللہ تعالیٰ نے یہ بات کہہ دی ہے کہ جس طرح جہاں مسلمان
 غصاں اور فتنہ موجود ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے
 نقطہ غصاں پر جو شرک و کفر ہے اس کا نہ توئی صورت میں تو یہی ہے اور یہی ہے جو
 باوجود خیر مجسم جہتِ اللہ میں اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خود جودات احمد مجتبیٰ خرمی نے کلمہ ہے آپ روحانی آفتاب ہیں اور آپ کو اسے نورِ کموت و الارض نے اس کثرت اور کمالِ باطنی سے نور عطا فرمایا ہے کہ آپ نور مجسم ہو گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کا نام نامی قرآن مجید میں نور اور سورج میں نور ہے۔ تدریجاً کہ من اللہ نوراً و کتبنا صبین اس المائدہ پانچ، اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور ہدایت اور قرآن پہنچا ہے جس کے احکام صاف و نہایت ہیں۔ یا ایہا النبی انما اسئلک شاهد و صبر و تدبیر و داعی الی اللہ باذنہ و سر جہاد صلیو اس العزب چٹ پٹ پٹ اے نبی ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور نیکوں کو خوشنودی غلٹی خوشخبری دینے والا اور بدوں کو اس کے عذاب سے ڈرانے والا اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف لوگوں کو بلا لے والا اور ہدایت کا روضہ چرخ بنانے والا ہے۔

حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔ روحانی آفتاب اور نور مجسم ہیں آپ کو جو کتاب خداوند تعالیٰ نے عطا فرمائی اس کا نام ہی نور ہے۔ فاصنوا باللہ و رسولہ و النور لدی اللہ و انما و اللہ بہما تعملون خلیو اس المتغایا پانچ، نوگو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ و نیز نور ہدایت یعنی قرآن جس کو ہم نے تمہارا ہے اور جو کچھ ہی تم کرتے ہو اسے کو اس کی خبر ہے آپ کی بعثت کی غرض و غایت یہی ہے کہ لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لائیں تاکہ کتب الاولیٰ اید تخرج الناس من الظلمات الی النور باذن ربہم لدی صمد العزب پانچ، اس الہامیک پانچ، اے پیغمبر قرآن ایک بڑی اعلیٰ وجہ کی کتاب ہے اس کو ہم نے تم پر اس غرض سے امز ہے کہ تم لوگوں کو ان کے پروردگار کے حکم سے کفر کے اندھیروں سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لاؤ یعنی اس ذات پاک کے رستہ پر لاؤ جو سب سے زبردست اور بہر وقت اور ہر حال میں تعریف کے لائق ہے۔

جناب رسالتاب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ باہرکات پر دین اسلام مکمل ہو گیا۔ الیوم اکملت لکم دینکم و تممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام وینا اس المائدہ پانچ، اب ہم تمہارے دین کو تمہارے لئے کامل کر چکے اور ہم نے تم پر اپنا احسان پورا کر دیا اور ہم نے تمہارے لئے اسی دین اسلام کو پسند فرمایا۔ اسلام میں تمام دنیا جہاں کی صدائیں موجود ہیں کوئی صداقت کسی ابا جمی کتاب میں ایسی نہ ملے گی جو قرآن مجید میں موجود نہ ہو نہ کتب قیمہ اس البینہ پانچ، اعلانِ کلامِ الہی کے مقدس، وراق، میں کی اور معقول باتیں ہیں یہ

حجۃ رمدہ تئیں ہیں ان کو وہاں کا طبع اور بڑا پسینہ سے بہرین کیا گیا ہے یہ بالکل صحیح ہے کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کتاب نازل ہوئی ہے وہ سب سے پہلے اور سب سے آخری کتاب ہے جس نے اپنے مسائل کی بنیاد عقل پر رکھی ہے۔ قرآن مجید کی طرز تعلیم کو بہ نظر غور و تحقیق دیکھو تو صاف معلوم ہو جائیگا کہ وہ اپنا کوئی احکام بجز نہیں منواتا بلکہ اس نے اپنے پیروں کو جہاں کہیں کسی مسئلہ کی تحقیق کی ہے اُس کے ساتھ اس کی دلیل بھی بیان کر دی ہے قرآن مجید میں ایسی بہت سی آیتیں ہیں جن میں صاف صاف کہا گیا ہے کہ مذہب کو عقل سے ماننا چاہیے کیونکہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں کسی مسئلہ کی تحقیق نہیں فرمائی جس کی دلیل عقلی بھی ساتھ ہی بیان نہ فرمائی ہو جیسا کہ فرمایا قد جاہدکم بآیاتہ منہ لعلکم تعقلون (اسلام کو جو معجزے عطا ہوئے وہ ان کی رحلت فرماتے کے ساتھ ہی صفحہ دنیا سے پیاد ہو گئے۔ ان کی کتابیں ہی دستبرد زمانہ سے محفوظ نہ رہ سکیں تراجم و تحریف کی وجہ سے ان میں بہت کچھ تغیر و تبدل ہو گیا ہے جناب ختمیتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ معجزہ وہ کتاب ہیں جس میں مرد و ایمان سے کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی سارے یہ دس سو سال منقض ہو گئے ہیں قرآن شریف ان کا کان موجود ہے اور ان کی قیامت موجود رہے گا کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ اور خدا اور تعاق ہے جس نے اس کو نازل فرمایا مانع نزلتہ لعلکم تعقلون (اس الحرف پڑھا بیٹھک ہم ہی نے قرآن اتارا ہے۔) یہ بے شک ہم ہی اس کے نگہبان نہی ہیں غور کرو یہ قرآن شریف کے حق میں مشین گوئی ہے اور کیسی عمدہ صراحت پر پوری ہو رہی ہے۔ خدا نے مسلمانوں کو اس کی زبان یاد کرنے کا شوق دے دیا ہے۔ دنیا میں اس کثرت سے حافظ قرآن ہر وقت موجود رہتے ہیں کہ اگر خدا خواست بغرض محال مکتوبی قرآن روئے زمین سے معدوم ہو جائیں تو بھی قرآن کا ایک جملہ بلکہ ایک لفظ ایک حرف نہ ہی نہ ضائع ہو سکتا نہ بدل جا سکتا ہے۔

قرآن شریف کے سوا کسی آسمانی کتاب کو یہ فضیلت حاصل نہیں قرآن مجید کی حفاظت اخیر زمانہ تک فرشتے کرینگے۔ اس کے خلاف کوئی عقلی ثابت نہیں ہو سکتی سائنس نے سیدِ قرآن کی سب سے تاریخ فلسفہ میں کیسی مونہ گانی کی جاتی ہے مگر قرآن شریف کی کوئی بات خلافِ وقت ثابت نہ ہو سکی لایاتہ الباطل من بین ید یدہ ولا من خلفہ تنزل من عندہ بلکہ مجید

اس تم اسجد و سجد پر اے یہ قرآن بڑے پیکر کی کتاب ہے، بیہوش نہ تو اس کے کئے کی طرف
ستہ اس کے پاس چھٹکے پاتا ہے اور نہ اس کے پیچھے کی طرف سے کیونکہ حکمت و نواز
حد و ثانی میں خود کی تاری سوئی سے۔ علوم و فنون خواہ کتنی ہی ترقی کیوں نہ کریں مگر قرآنی
قیمہ پر دیگر دنیا کے عظیم اسلام اپنی اپنی قوم کی اصلاح کے واسطے مبعوث ہوئے
تھے ان کی کتاب میں خاص مکان و زمان سے مختص تھیں۔ ان کی سوچ سے زندگی کے
شرعیہ کیلئے بیت نہیں مل سکتی جناب خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام دنیا جہاں
کے بیت کے واسطے مبعوث ہوئے قرآن شریف نے کسی خاص مکان کیونکہ سطرے نازل ہوا
وہ کسی خاص قوم کے واسطے بلکہ رخصلات و دیگر کتب سماوی کے تمام زمین کے واسطے
وہ قیامت تک سب زمانوں کے واسطے اور سب قوموں کے واسطے خداوند تعالیٰ نے
نازل فرمایا ہے۔

آقا سے نامدار علیہ افضل الصلوٰۃ کی پاک زندگی ہر حق کے لوگوں کے لئے بطور نیک
مثال کے موجود ہے کیونکہ حضور نے ہر رنگ میں زندگی بسر کی ہے اور ثابت کیا
تھے کہ آپ ہر حالت میں انسان کامل منفرد و بیست فخر صل اور خاتم النبیین تھے آپ
عادل و کریم، دربار و مقتدر بادشاہ تھے۔ آپ بہادر و جفاکش اور مغرور و منصور
موجر تھے۔ آپ متدین و استعبار خوش معاملہ اور نیک نیت تاجرتے آپ رحم دل
و مہربان و نیک پرور تھے۔ آپ مجمع مکام اخلاق دوست تھے اور وقت پرست پرست پرست
نہایت پرست تھے۔ آپ عین فتح و فتح کے دن ان حافی دشمنوں کو تین کی شہزادوں
نہایت تاراج کر کے پر غرور ہوئے تھے۔ لاف تو یہیں علیحدہ ہیوم کے کلمات تھے
وہاں ہاں امن و امن زندگی سے شریعت کیلئے آپ کا ہر دن بلکہ ہر ساعت بلکہ ہر
دقیقہ جہاں جہاں پر عمل کرنے سے ہر قسم کی کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ اسی بنا
پر اسلام نے اپنے متبعین کے لئے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل و
پاک زندگی کے ہر تپا، اعمال بطور نمونہ کے پیش کئے ہیں۔ لفظ ان کہم فی رسول اللہ
امسوا و حسنۃ من کان یوحی اللہ والیوم الاخرہ ان اللہ کثیر الدار و العزب پڑھے ایسے
تک رسول اللہ کی زندگی میں تمہارے لئے کہ اللہ اور یوم آخرت سے ڈرتے ہو اور کثرت
کے ساتھ اس کا ذکر کرتے واسے ہو۔ پیروی اور اقتباس کیونکہ ایک بہترین نمونہ ہے۔

اسلام کا معیار بزرگی

(جناب مولانا مولوی محمد امجد الدین صاحب رحمہ فرمائی)

سیر جیتی ہے تو وہ شان گلہری سے نہیں کیستی بکریوں کی کانٹوں بھری خشک اُلی کو بھی پیار کرتی ہے۔ ابر زندگی بار بار غمزدہ پیری نہیں برستا سحر کو بھی سیر بکریاں سو راج در چاند امیروں کے محلات و بادشاہوں کے قصور بھی کوٹھنور نہیں بنا کر کھنڈر اور جھوٹے دلوں پر ہی نترتی و زبریں قلعیاں پھیر دیتے ہیں۔ غرض فطرت کسی کے ساتھ کجیل نہیں اس کا یمن سامنے کی طرح اسلام بھی چونکہ فطری دین ہے اس لئے اس کے فیوض و برکات ہی تمام شایان کھیلے بکریاں ہیں وہ کسی کی تفریق نہیں کرتا۔ وہ سب کو کسب فیصلت میں لے کر موعیت لیتا ہے۔ اس کے پاس کسی قوم کی وجہ کسی پیشہ کی خصوصیت نہیں، اسلام میں ہر شخص فیصلت کسب فیصلت کا دروازہ کھلا ہوا ہے جو حقوی اور پرہیزگاری اختیار کرے اور اسی اسلام کا معیار بزرگی ہے۔ دین پاک میں رشد ہوتا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّخَذْتُمْ مَثَلًا لِّذُنَّ الَّذِي لُمْتُمْ مُصْرًا وَإِنْ يَدْعُوا إِلَىٰ رَعْفَةٍ فَإِنَّهُ قَدْ دُفِعَ إِلَىٰهَا لِمَنْ يَشَاءُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا نَّصِيرًا
وَجَعَلْنَا لِكُلِّ شَيْءٍ مِّثْرًا وَلَهُ يَوْمَ الْمِيزَانُ
کَلَّمَ اللَّهُ عِزْرًا اَللّٰهُ تَعَالٰی ہر شے میں پیمانہ ہے اور جس کو چاہے اللہ تعالیٰ اس کو نصرت فرماتا ہے۔
سو پہلے قرآن سب سے بزرگ ہے۔

مرد درین وطن۔ اسلام میں ذات پات کو تہہ و زبر میں مٹا دینا نہیں ہے۔ اسلام میں کوئی غور نہیں، اس میں سب بھرتی اور امن یعنی محبت و اخلاقی قوت کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ حُرُمَاتٍ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ حُرُمَاتٍ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ حُرُمَاتٍ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ حُرُمَاتٍ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ حُرُمَاتٍ

پراوری کے برابر کے حقہ زر کو دیں گئے۔ اب تم سے کوئی پانچ روپے چھ لاکھ تم مسلمان ہونے سے پہلے کس قوم اور کس ذات سے تھے۔ اسلام کو تمہاری ذات اور قوم سے کوئی واسطہ نہیں، صرف تمہارے ایمان سے غرض ہے۔ اب تم مسلمان رہ کر جس قدر خدا سے ڈرو گے جس قدر پرہیز گاری اختیار کرو گے، جہاں تک اسلام کے امر و نہی بجالاؤ گے، خدا کے نزدیک میراث و عداوت ہوتے چلے جاؤ گے۔

اخوان ملت۔ آپ بھی اپنے بہو کے سبقوں کو یاد کریں، غلط روی سے بے دانیوں وہ
 بے حاشیالوں جو برادران وطن کی ہمدردی کا نتیجہ ہیں اپنے دماغ سے نکالیں، تمہارے
 منصب گمراہوں کو راہ ہٹا ہے نہ کہ دوسروں کو گمراہ دیکھ کر گمراہ ہو جانا، تمہارے اسلام
 کے معیار بزرگی کو پس پشت ڈال کر اپنا خود ساختہ معیار علیحدہ قائم کر رکھا ہے تم
 ایک دیکھنا متقی مسلمان کو "علا" کہتے ہو، اور اسلام کے امر و نہی سے بے پرواہ بولے
 خبر سوٹ بوٹ سے ملبوس مسلمان کو "عجیلین" تم سے عزت کا معیار، خوش پوشی،
 خوش خوری، دولت، حکومت، جہد، اذیت کو قرار دے رکھا ہے۔ معمولی لباس پہننے
 والا، معمولی کھانا کھانے والا، محنت و مزدوری صنعت و حرفت سے محاش پیدا
 کر نیوالا، تمہاری تقسیم کے مطابق نجی ذات سے تعلق رکھنے والا، خواہ کیسا ہی پاک
 باطن و تقویٰ شعار ہو کینہ اور ذلیل ہوتا ہے۔ یہ ضلالت اور گمراہی نہیں تو اور کیا
 ہے تم برادران وطن اور اپنائے مغرب کی تقلید چھوڑو، مسلمان ہو مسلمان بن کر رہو
 تمہارے خود ساختہ معیار بزرگی سے اسلام کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے لہذا اسے
 ترک کر کے اس معیار بزرگی کو اختیار کرو جو اسلام کا قائم کردہ ہے۔

قزاسے عزیزم

۱۱ جناب مولوی سید فضل الرحمن صاحب مدظلہ العالی کے
 دلم جو یہ تجلہ کے مدینہ
 زبور حق جیب مدد کرد معذور
 خوشامد و شیکہ جائیم را نوید
 چه نسبت خاک را با عالم پاک
 شود تصور جنت پرده عشق
 ملائک عزیم وہ آسمان کرد
 مزار کے کاشف کسرت بخواند

سہم خود اید قماش کے شے
 ز سہے قلیض بجلا کے مدینہ
 نسیم راحت افزا کے مدینہ
 نہا شد غلام ہمتا کے مدینہ
 جو جیند حسن زیبا کے مدینہ
 آجے سرکار والا کے مدینہ
 غلام خود بخش مولا کے مدینہ

قصیدہ نعتیہ

(از جناب مولانا مولوی امجد علی صدیقی پرنسپل سولہ کلاں لاہور)

الا اے سارباں پر بندِ محل
 سبک پر ہر سر از بالش خواب
 ولم ز افسردگی از کارِ رفتہ است
 بگلیا نگہ جدی برکش نواسے
 نشستہ فارغ از دل دوز میدان
 توقف و مشعل دانی چہ آرام
 دریں منزل گیم آرام جاں نیست
 فلک در التماس جہلت آمد
 و لے چوں شو قم آمد کارِ سرما
 خرامانند و رکسار کبکوں
 دریں گہسار و طرب لالہ زارش
 دریں وادی منم حضرہ خضر
 بہارِ جنتیم در دست من نہ
 بیایاں می برم دشت و جبل را
 بہوئے وصل یارے و نوازش
 پویشہ آنکہ خلش لقب کرد
 محمد انجمن آراے ہستی !!
 جبینش نور و حد را ہم ہوش
 حدوث آمد قدم را دوش بادوش
 بنودے جوئرش گر اصل آدم
 بے از نور محفش آفسریدند
 کہ شد خورشید را محل بمنزل
 کہ تالان شد جبرہا در قوا نزل
 سرت گروم مشوا از چہارہ قافل
 کہ بندِ صبرہ دل پر دار از دل
 چو زو ناخن بدل یاد منازل
 غبارِ خاطر محمول و حاصل
 بہ بختی کن ز نام سیر عاجل
 دمام میدمد و گوشتم آفتل
 بر آوازِ جرس گوید کہ عجل
 سراپا مند بر گلبن عناد دل
 طنابِ خیمہ را پیوند بکسل
 و کہ من عالم بھید یا بجاہل
 رفیقم گر نہ نالہ کا فل
 من دین جملہ رنج راہ و بازل
 چہ خوش باشد شب قطع مرہل
 بدایوں ازل فخر الاما محل
 سرور حلقہ بزم اواکل
 چو دیات قرآنی قوا وصل
 وجودش بر زخمی در ہر دو حامل
 ملک کے آمدے بر سجدہ مانل
 جمیل الوجہ محمود الخصال

سرور سینه اش ناز تیسماں
کے گز خنجر شش زخمے خوردست
بذمانش در آویز لب لگوں بخت
یہ دریا کے کہ بہر توجیش ہائے است
یہ طوفان گاہ آشوب حوادث
شہنشاہِ دو عالم بہ رنقاہ
شمار شوق سرکش را پس از مرگ
بود در توفان عین لاریب
بزر نیلگوں کا رخ مقدر نش
چو رو آرم بہ میدان قیامت
ز ہول یجمل الولد ان شینا
گوشم در دمنہ اتر و کتابک
بفرمان مرا آزاد سازند
چو خواندم ما عنتم از چہ ترسم
نہ زلف تو بہ غم کہ روحی
زیر نگ کلام من بنفسہ و
وے جز نکات دل بہ باز آید
وگر نہ گام آں آمد کہ نازند
منوچہری گرازا براں زمین است
منوچہری بناسد جہر و با من
بے آوہ و ذرت تاج مستعد
دے زانجا کہ مدح سود
ز فیض جوہر و می نازم امر و نہ

بہارِ خورشیدش نزل را گل
پنچ جوہر و دوں باد بسل
یہ مقبل نیستی مگذر مقبل
مشو بے لب یسوی و سائل
بسائل برشدن کاریت مثل
بعض حاجتم گستاخ سائل
وہ از لب من شکل انا مل
فر اخص جلد بے دردت خواہ
نیایم حبسہ بدر گاہ تو موئل
بگردن امرا عیساں حائل
بدر زہرہ شیرین باسل
شہم لرزد و مہوال نازل
زہرہ آتش و چرا سلاسل
کہ در پیش است منہ لہا کے لال
تہ سفد طبقات نیست نازل
فتوان سامری و تحسہ بایل
مقام بن و تل راز بائل
شہ اسف زاد کماں در بزم و عیال
عجب نبود ز پنجا بشش مقابل
نزار و جوہر صبیح جوہر مائل
نہ خرہ و وراثت و در گل
وہ مستعد و اسنجم بنائل
بجز دولت انعام سائل

تعلیہ کلام | اس کتاب میں شمس شہری کی ہفت تہ فہمیں درج ہیں قیمت صدف ہر
ایک پنج روپے و نصف و تاج مسعودی ہر ایک روپے

ارشادات حضرت مجدد الف ثانیؒ

اور نعم محمد ہیں مونس ہانوی شک

میری پیاری بہنو! یہ ایک اشارہ صحت مجدد الف ثانیؒ کے ارشادات میں سے ہے جو سادہ مبدا، معاذ میں لکھے ہیں یہ سرورِ دہریہ کی کے دل کا نوبہ موتیوں کا جڑ و زریہ۔
 حقیقت کا ہے اس کی مرست دہریہ جو ردو اس کی شرح میں سوال و جواب سے
 کی گئی ہے جن مسائل کا اس میں ذکر ہے وہ جان و دل سے علم کے قابل ہیں
 اگر قبولِ فتنہ ہے عز و شرف

(۱) سوال۔ علم کی شرافت و برتری کس کا ہے؟

جواب۔ علم کا شرف معلوم کر کے کاروبار و شرف کے انداز سے سے بچنا
 معلوم شریف تر ہے اتنا ہی علم اس کا تعریف تر ہے

(۲) سوال۔ اصل علم کتنے ہیں اور ان کے نام کیا ہیں؟

جواب۔ دو علم ہیں ایک ظہری علم کا ہے دوسرا باطن کا ہے۔

(۳) سوال۔ علم کا ہر دو کون ہیں اور علم ہر دو کون؟

جواب۔ ظہری علم ہر دو اسے علم ظہری میں تو ظہری علم کہتے ہیں اور باطنی علم
 صوفیائے کرام اور پیرانِ غلام میں جو باطن کا علم کہتے ہیں۔

(۴) سوال۔ ان دونوں علموں کی تعبیر کون دیتا ہے؟

جواب۔ ظہری علم کی تعلیم شاگرد کو ظہری علم کا استاد دیتا ہے اور باطنی علم
 کی تعلیم غالباً کو صوفی پیر و مرشد دیتا ہے، دونوں علم تک تک ہیں دونوں کی قیمت
 ایک ایک ہے۔

(۵) سوال۔ دونوں علموں میں کون سا علم باطن میں اور کون سا علم ظہری میں ہے جس کو حاصل کرنا
 چاہیے؟

جواب۔ ظہری علم ظہری علم سے علم ظہری بہرہ و باب میں علم باطنی شرف ہے
 جس سے صوفیائے کرام و مرشدانِ عظام مست ہیں۔

۱۔ سوائے کس قیاس پر دوسرے مثال سے یہ شرافت علم باہن کی علم کا سر پر ہے ؟
 ۲۔ سبب جس قیاس اور مشاہدہ پر علم تجرمت پر اور حیاکت یعنی روزی کے کام پر علم
 ۳۔ مت ہے ، اسی قیاس اور مشاہدہ اور مثال پر علم باہن کو علم کا سر پر شرافت ہے

آداب کی رعایت

۱۔ علم باہن والے پیر کے آداب کی استعداد رعایت ہے ۔ اور علم کا سر کے سوا
 ۲۔ ہے کس کا زیادہ آداب ہے اس کا نام ۔

۳۔ سبب استاد کے آداب کی رعایت سے جس سے علم کا سر سیکھنے میں ۔ یہ دوسرے
 ۴۔ آداب کی رعایت جس سے علم باہن کے انور حاصل کرنے میں بہت زیادہ ہے ۔
 ۵۔ اس کی مثال کیا ہے ؟

۶۔ سبب ایسی سے جیسے علم باہن کے استاد کے آداب کی رعایت ۔ استاد حجام
 ۷۔ یعنی روزی کے آداب کی رعایت سے زیادہ ہے

۸۔ ایک علوم کا سر جیسے علم کوم ہے علم فقہ ہے علم حدیث و نحو ہے علم منطق
 ۹۔ ان کے استادوں کے مرتبوں میں تفاوت ہے اور ایک کا مرتبہ جدا ہے ؟
 ۱۰۔ سبب ان میں بھی فرق اور تفاوت ہے

۱۱۔ سرحدت و نحو کے استاد سے علم کوم و فقہ کا استاد اولیٰ اور اقدم ہے ۔
 ۱۲۔ علمی کے استاد سے علم حدیث و نحو کا استاد اولیٰ ہے ۔

۱۳۔ سرحدت و نحو اور اقدم ہے ، کسی قدر زیادہ آداب کے لائق ہے ۔

۱۴۔ کیا علوم کی ہر اسلامیہ میں علوم نفسی علوم معتبرہ میں سے ہے یا غیر معتبرہ
 ۱۵۔ ہے اور کیا وہ اس کی ہے ؟

۱۶۔ سبب علوم میں نفسی علوم معتبرہ علوم میں داخل نہیں ہیں کیونکہ اکثر مسائل
 ۱۷۔ عقلی ہری اپنی سے علم ہیبت وغیرہ کے امور کے گہرے میں لٹاواں

۱۸۔ سبب دلیل میں اور ان کے کسی ایک مسئلے جیسے میں جو فلسفیوں نے اسلامی کتابوں
 ۱۹۔ میں اور چہر ان میں اپنا نشان کرنا ہے وہ ان کا جہل مرکب ہے کہ جہاں

۲۰۔ سے بیان کیا دلائل ان کی عقل نظری کا گہر نہیں اسلامیہ علوم نور نبوت کے

ہیں۔ طوہر و غلظت غلظت ہی کے ورابے دیں تک وہ عقلِ نظری نہیں پہنچتی

پیر کے حقوق

۱۱ سوال۔ پیر کے آداب کا حال تو سنا ہے کہ وہ سب سے بڑھ کر ہے بہارِ حقوق بناؤ کس قدر ہیں۔

جواب۔ اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے بعد در حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانوں کے بعد جو ہر مسلمان کے پیر حقیقی ہیں، اب جس کا جو پیر و مرشد ہے، وہ کے حقوق اپنے مرید اور مریدی پر سب کے حقوق سے زیادہ ہیں بلکہ اپنے مرید کے حقوق کے سامنے اوروں کے حقوق کا کچھ بھی رتبہ نہیں ہے۔ کیونکہ دروں کے حقوق ظاہری باتوں کے ہے، پیروں کے حقوق باطنی باتوں کے ہیں باطنی اور مقاموں کی پیر کی تعلیم سے اور توجہ نوری محمدی مکی سے مرید اور مریدی کے اثر میں ہمیشہ کو نور آجاتا ہے اور ظاہری باتیں زندگی تک ہی ہیں اور باطنی نور مرید کے بعد پیر ہمیشہ کے لئے ہے۔ جو تہ معنوی ولادت کا یعنی باطنی پیدائش ہے، ولادتِ صوری ولادت کا یعنی بدنی پیدائش کا نہیں باطنی پیدائش روح کے نور کی ہوتی ہے پیدائش بدنی پیدائش کی ہے۔

ولادتِ اولیٰ اور ولادتِ ثانیہ

۱۲ سوال۔ ان دونوں ولادتوں میں پیدائشوں میں سے پہلی کو کنسی کہتے ہیں؟

جواب۔ پہلے عبادتِ بدن کی ہے اور اس کی صورت ظاہر ہے اور دوسری ولادت روح کے نور کی اور اس کے یعنی باطن کی ہے۔

۱۳ سوال۔ ولادتِ صوری کس سے ہوتی ہے۔ اور ولادتِ معنوی کس سے ہوتی ہے۔ یہ بات پہلے مفصل بتاؤ۔

جواب۔ ولادتِ صوری ماں باپ سے ہوتی ہے یہ بات تم جانتے ہی ہو۔ ولادتِ

معنوی پیر کی محمدی کھلی کی توجہ سے۔ اور اللہ کے ذکر کی تلقین سے اور نسبت کے اتق سے یعنی نسبت کا بیج مرید اور مریدی کے دل میں ڈالنے سے ہوتی ہے۔ ہر مرد اور عورت کے پہلے ولادت صوری کا باپ اس کا بدتی باپ ہے اور ہر مرید اور مریدی کا روحانی اور معنوی باپ اس کا پیر و مرشد ہے جس کے دل کے نور کا دوسری ولادت نوری میں ظہور ہے۔ اور جو اپنے دل کے نوری دودھ کو مرید اور مریدی کے نوری بچہ کو پاتا ہے اس نور سے وہ نوری بچہ پتلے اور جوان ہوتا ہے اور پھر سب کام نوری کرتا ہے۔

۱۴ سوال۔ چودو دنوں پیدائشیں ہیں۔ یک بدتی اور ایک جسمانی پیدائش دوسری بدتی روحانی پیدائش ان میں زندگی ہر ایک کی کتنی کتنی ہے۔

جواب۔ ولادت صوری جو پہلی پیدائش ماں باپ سے ہوتی ہے اس کی زندگی تو تھوڑے دنوں کی ہے آخر اس کو فنا ہے اگر بچہ پانچ برس کا ہے تو ہی اس کو فنا ہے اگر سو برس کا ہے تو ہی اس کو فنا ہے۔ آخر فنا آخر فنا۔ اور جو ولادت معنوی دوسری پیدائش پر یک نور سے ہے اس کی حیات اور زندگی ابدی ہے ہمیشہ رہنے والی کبھی فنا نہ ہونے والی ہے۔

۱۵ سوال۔ مرید اور مریدی کا دل مرید ہونے سے پہلے کیسا ہوتا ہے؟

جواب۔ میوگانہوں کی نجاستوں اور نفس کی گندگیوں سے بہرہ خواہ کا مایا اور اندھے باطن میں کچھ ہی نہ دیکھنے والا۔ دل کی اصل آنکھیں بھون بھونیں۔

۱۶ سوال۔ مرید ہونے کے بعد اس دل کی نجاستوں گندگیوں سیاہیوں کو کون دور کرتا ہے؟

جواب۔ اس کا پیر اسکے دل کی نجاستوں اور گندگیوں کو اپنے قلب و روح کے نوری جھاڑو سے دور کرتا ہے ان گندگیوں سے اس کے معدہ کو پاک کرتا ہے۔

۱۷ سوال۔ مرید اور مریدی کے دل میں جو پیر اپنے قلب اور روح سے نوری جھاڑو دیتا ہے اور اس کی نجاستیں دور کرتا ہے تو اس کا اثر پیر کو بھی کچھ معلوم ہوتا ہے یا نہیں۔

جواب۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب پیر اپنے مرید اور مریدیوں کو توجہ دیتا ہے تو جتنے

مریدوں اور مریدنیوں کے دل کو ان کی نجاستوں سے پاک کرنے کے وقت توجہ دینے والے تک اس نجاست کی آلودگی دور کرتی ہے اور کچھ عرصہ تک اس توجہ دینے والے پیر کو ملکہ رکھتی ہے اور اس میں کہ ورت لاتی ہے۔ یہ اثر مرید اور مریدنی کے باطن کی وہی نجاست ہ اثر سے جس کو پیر کے دل نے اپنی توجہ سے دور کیا ہے۔

۱۱۸ سوال۔ مرید اور مریدنیوں کس توسل سے خدا تک پہنچتے ہیں اور اس پہنچنے کا کیا درجہ ہے

جواب۔ پیر کے توسل اور وسیلہ سے ہی خدا تک پہنچتے ہیں اور اس پہنچنے کا درجہ ساری دنیوی و آخری سعادتوں سے بڑھ کر ہے۔

۱۱۹ سوال۔ نفس نامہ کس کے وسیلہ سے پاک اور مطمئن اور مسلمان ہوتا ہے اور کفر جیل اس کا دور کرتا ہے۔

جواب۔ پیر کے وسیلہ سے ہی۔ کیونکہ نفس نامہ اپنی ذات سے خبیث ہے پیر کے نور کے وسیلہ سے ہی وہ سڑکتی اور ٹھہرتا اور پاک ہو تلے اور اپنی آلودگی سے اہل نیک پہنچتا ہے۔ اور اپنا جو جاتی جو را کر اس قدر حقیقی میں آتا ہے۔ یہ بات بھی بڑی ہے۔ گرام کی شریعت کی جاسے کہ کس طرح وہ پاک ہوتا ہے کس طرح اس کو اہل نیک ہوتا ہے۔ کس طرح اس کو اس قدر حقیقی دکھاتا ہے تو شریعت بچہ ہو جائے اس شخص میں نہ سما سکے۔

۱۲۰ سوال۔ مرید اور مریدنی کی سعادت اور بددلی کس میں ہے اور شقاوت اور برائی بددلی مریدان کس میں۔

جواب۔ پیر کے قبول کرنے میں اس کی سعادت چاہیے اور پیر کے رد کرنے میں نفوذ باللہ من ذلک اپنی شقاوت بددلی اور ہلاکت میں پیر مرید ہوا اس نے سب کچھ پایا اور جس سے ہے ناراض ہوا وہ باطن میں تباہ اور ہلاک ہو۔

۱۲۱ سوال۔ حق سبحانہ کی رضا کس پر دیتا ہے۔

جواب۔ پیر کے رف کے پروردگار میں حق سبحانہ کی رضا ہے پیر راضی تو حق راضی۔ جب تک مرید اور مریدنی پیر کی مرضی میں نہ ہو جو اسے اللہ تعالیٰ کی مرضی اور رضا مندی تک نہیں پہنچتا اور نہیں پہنچتی۔

کیونکہ وہ ملکِ مقدس کے دریاں نیل کے مثل ہیں جو لوگ خدا سے محبوب ہیں ان کے لئے ملا ہیں اور جو لوگ شے محبوب میں ان کے لئے آبِ حیات ہیں۔ عجیب بات ہے کہ بشری صفات جس قدر کہ الہیہ میں ظاہر ہوتے ہیں عوام الناس میں ہیں ہوتے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انسانی اور میلہ میں صاف اور برابر جگہ میں اگرچہ پتھر کی کیوں نہ ہو بہ نسبت نامہ اور ادبیلی جگہ کے زیادہ نہ ہوتا ہے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ صفاتِ بشری کی خلعت عوام کے خلعت میں جگہ کر رہی ہے اور ان کے قالب میں اور دل میں اور روت میں سرایت کر جاتی ہے اور خواص میں یہ خلعت صرف قالب اور نفس تک رہتی ہے اور نفس انہی خاص بعض ہی سے پاک رہتا ہے صرف قالب ہی تک اس کا اثر خود دور رہتا ہے۔ یہی عوام کیلئے یہ خلعت نقصان اور خسارت کا سبب ہوتی ہے اور خواص میں کمالات ہوتی ہیں۔ خواص کی یہی خلعت عوام کے خلعتوں کو مل کر دیتی اور ان کے اوپر کو صاف کرتی اور ان کے غوس کو پاک کرتی ہے۔ یہ خلعت نہ ہوتی تو خواص کو عوام کے ساتھ کسی قسم کی مشابہت بھی نہ ہوتی اور فائدہ پہنچنے والے اور فائدہ قبول کرنے والے۔ اور جاتی خواص ان خلعتوں سے بانیو جو اثر نہیں قبول کرتے کہ انہیں اس قدر ٹھہرے کا موقع بھی نہیں ملتا کہ وہ انہیں بدل کر سکیں کیونکہ ان کے جلدی فی غور بہ صفت اور متغیر کا نور نہ کر۔ نہیں بدل کر دیتا ہے بلکہ اور یہی سہی خلعتوں وہی دور کر دیتا ہے جس سے روحانی ترقیات لہو میں آتی ہیں۔ فرشتوں میں اسی خلعت کے نہ ہونے کے سبب سے ترقی کا راستہ سد ہے۔ خلعت کا اطلاق خواص کیلئے ایسی حدیث کی متصل ہے جو برائی کے ساتھ مشابہ ہو عوام کا انعام الہیہ کے صفاتِ بشری کو لینے بشری صفات کا سنگِ تعبیت ہیں اور بغیر الہیہ کے نہیں کہ جس طرح سے یہ خوب بات عام ملک میں آتی ہیں اور اس وجہ سے وہ محروم اور بے بہرہ رہتے ہیں حالانکہ قیاس ایسی چیزوں کا جو غالب میں ایسی چیزوں سے نہیں ہو سکتا جو حاضہ میں اور ایمانیات میں ہمیشہ بیدار کرتا ہے کیونکہ ہر مقام کیلئے خاص خاص باتیں ہیں اور ہر محل کے لئے لوازم ہیں جو یک دوسرے سے علیحدہ اور جدا ہیں سلامتی سوال کو کوئے لئے جنہوں نے مذہب پائی اور قرآن پاک اور حدیثِ شریف کی اتباع کی اور حضورِ مسلمہ کی متابعت اور یہودی کو لازم پکڑا

حضرت محدث علی پوری کا فرخ آباد میں ورود اور آپ کا شاندار جلوس

قدومِ ہمایوں رئیسِ اہلِ حق حضرت مولانا پیر محمد جماعت علی شاہ صاحبِ قبلہ علی
دامتِ یونہم دیر کا تیمم ملا قدیم کے مدرسہ میں انجمنِ خدمِ الصوفیہ کا معاہدہ فرمائے کے بعد
۱۸ دسمبر شنبہ کی شام کو محلہ خدام و علما کے کرم اور نواب بقاد اللہ خاں صاحبِ مولانا
امطان حسین صاحبِ ریس فرخ آباد و فیروز پور سے۔ مشتاقانِ زیارت ہر روز اور
اس شمعِ ہدایت کے قدموں پر بجا اور پور سے تھے اور غرضِ تکبیر سے دنیا کو بچ رہی تھی۔
انجمنِ رفیقِ الاسلام فرخ آباد کے تمام اکابر اکین اور رضا کار ریلوے اسٹیشن سے حضرت
قبلہ کے جلوس میں نہایت جوش و خروش کے ساتھ ہر کاب محاذات تھے۔ آپ کی ٹین
میں گیس کا ہنڈار دھن تھا۔ رضا کار شمشیر بربند اپنے کاندیوں پر رکھے ہوئے جل رہے
تھے۔ قدم قدم پر گولہ چلا جاتا تھا اور خرہ دے نکلیے سے رستاروں کو حید کی جماعت
اس شاہِ جماعت کے جلوس میں اسلامی شان کا اظہار کر رہی تھی مخلوقِ الہی بکثرت
اس شاندار مظاہرہ کو دیکھنے کیلئے اور زائرینِ حسنہ و مدینہ انشان کی زیارات سے سرفراز
ہونے کے لئے راستوں پر سزا پائستیاں بیٹھ کھڑے تھے۔ اور ہر شخص کستا تھا کہ
فرخ آباد نے ملتِ ہائے دین سے ایسا تذکرہ جلوس نہیں دیکھا ہزاروں ہوتے تھے
دفتر انجمنِ رفیقِ الاسلام میں پہنچے۔ اور رات کو نیا م فرمایا۔ دوسرے روز ۱۹ دسمبر شنبہ
کو پورہ مسجد فروکھ سے جامع مسجد تک جائے کیسے پاکی کا انتظام کیا گیا مگر حضرت قبلہ
نے پاکی میں جانا قبول نہ فرمایا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کا مقبول ہے۔ بارگاہِ خداوندی میں
برگزیدہ بندوں کی طرح پیادہ پاتشریت نیکیا بعد نماز حضرت قبلہ نے وعظِ فوجیہ
حضرتین آپ کے عہداتِ فیات سے ایسے متاثر ہونے کہ نورِ ایمان سے ہمہ ور ہو کر
جوق جوق آپ کے حلقہ ہدایت میں داخل ہونے لگے۔ ۱۹ دسمبر شنبہ کی رات کو بوجہ نماز
عشا و نہایت شاندار جلوس زیرِ صدارتِ علی حضرت شاہ صاحبِ علی پوری انجمنِ رفیقِ الاسلام

فرخ آباد منعقد ہو۔ اول مئی شہید محمد صاحب سیالکوٹی دشمنی غیبیہاں رہنکی نے
نعت شریف پڑھی اور پھر مولوی حاجی امام الدین صاحب ناسل نے پوری
نے حقیقت بیان و محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر مہارت و درونگیر عالماء و عظماء
اور حضرت قبلہ امام شاہ صاحب علی پوری مدظلہ نے اپنے کلمات طہیات سے
حاضریں کو مستفیض فرمایا۔

۲۔ وسیع تشکر کو جلسہ افتخار انجمن شفیق الاسلام میں زیر صدارت حضرت قبلہ عالم
شاہ صاحب علی پوری منعقد ہوا اول مئی بشیر صاحب نے نعت شریف پڑھی پھر
مولانا مولوی مختار محمد صاحب صدر جمعیت العلماء دہلی نے زیر صدارت اعلیٰ حضرت
عالماء تقریر فرمائی ان کے بعد جناب مولوی حاجی امام الدین صاحب رائے پوری
نے وعظ فرمایا اور حضرت قبلہ امام نے اپنے کلمات طہیات سے حاضریں کو مستفیض
فرمایا ۳۔ بچے شب جلسہ نہایت تراب و راحت سے اختتام پذیر ہوا ۴۔ سیرت مبارکہ کو دفتر
انجمن رفیق الاسلام میں زیر صدارت حضرت قبلہ عالم مدظلہ جلسہ بڑی شان و شوکت سے
دو بار منعقد ہو۔ پہلی بند سے رہنمائی تھے شایانہ آواز و نثر و غزلیہ کا انتظام نہایت
خوش مسلوبی سے کیا گیا تھی مشائخ زہد و عابد تھے اور میں جمع تھے۔ اول بشیر
صاحب سیالکوٹی نے نعت شریف پڑھی پھر مولوی حاجی امام الدین صاحب رائے
پوری نے نہایت عالماء و عظماء نے باجماع سے حاضریں کے دل بقرار ہو گئے۔ پھر حضرت
قبلہ عالم روحی فدوا نے اپنے کلمات طہیات سے حاضریں کو مستفیض فرمایا۔ بعد دعا کے کلمہ
اللہ البرکے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی ختام پذیر ہوا۔

آستانہ اسلام کی ضیاء باریاں

علاقہ یٹ، فرخ آباد اندر اگر میں بکثرت طالبوں کے قدوۃ الکاملین زبدۃ العارفین
حضرت مولانا پیر سید جماعت علی شاہ صاحب تلمیذ علی پوری دامت برکاتہم کے دست
مہیک پر توبہ کی جن کے ہندوئی نام تبدیل کر کے اسلامی نام رکھے گئے اور سڑکیں چوکیاں
کھودی گئیں اللہ تعالیٰ کے استقامت بخشے آمین۔

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صنا کی سکر میا میدان ارتداد میں

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب مدظلہ العالی۔ ضلوع گزرو۔ یہ ذبح گاہ کے
علائقہ منجمن خدام، صوفیہ کا محلہ فرمایا۔ بعد تعلیم شیعہ جہانوں کو نفس نفس پر خد فرمایا
اس موسم میں ماہ اور پیراہ سال کی کے موسم میں۔ پیر جہاں منت حس کے سینہ میں اسلام کا سچا درو
اور امت مرحومہ کی حقیقی محبت جہاں نہ سے آج سفر کی صعوبتیں اور موسم نہ مکی تکالیف
بردشت کر کے یہ کانٹے کے ٹنڈے ہیں۔ روحانی بہکات و فیوضات کے دریا بہا رہے
آپ کے حیرت بھجڑ کا رہا ہے۔ یہ نیک یہ روتہ دہی لا جو کت و خوات خوری
صورت۔ اسلامی سیرت۔ ابدی قوت۔ روحانی کت۔ کت دن پد و نفاج کی در نشانی
نے اس علاقہ والوں کے اس کو کرے سے مت سے میدان جویں کے ناستنا متقی و فجور
میں جتنا اور ہفت میوب شہ علی میں چھنے وے تھے۔ یہ پکی روحانی توبہ سے نہ صاحب
ہو کر نماز روزہ کے یہ نہ سے۔ من ہی۔ یہ سے نہ انیس کی جماعت عاجز نفسی آت
وہ اس شاہ جماعت کی قد بیب سے ہو۔ یہ میں گھے میں اس دو میں حویان
کلانچ آپ سے جو دیا ہے نہ کہ۔ یہ شفا مت سے ساقہ۔ یہ اور جو آپ سے علاقہ
ارتداد میں چالیس برس پانچ سالہ۔ یہاں کی تیس کا کل کر دیا ہے جس کی شاہ
تعالیٰ عنقریب تعمیل ہو جائے گی۔

علاقہ یہ و فرشتہ ہیں غریب۔ یہ صاحب کے۔ میں کامیاب

نام مدرسہ تعداد طلباء نتیجہ امتحان

منجمن خدام علاقہ یہ کہ کر کے یہاں ایک صاحب علم و دین سے توبہ میا سے
۴۴ ۶ حضرت سے یہ ذبح گاہ کو

روپیہ فی کس انعام عطا فرمایا۔ ولایت کے دروازے سے یہ بظفر سے یہیں ماتی طلبہ اردو
عربی کی تعلیم پاتے ہیں غنہ وری سالانہ مدرسہ کتب و نشر و تہذیب میں پھرت سے موجود

جو کافی ہے۔

کھوئیہ شمع ایشہ ۲۵ عطا کا امتحان لیا گیا۔ تین چار سال کے بچوں کا ارکان اسلام سے کام، بوجھتا، ورتو، حقیت میں اسلامی عقائد و ضروری نصیحت سے مراد ہو جاتا ہے۔ یہ سب ہی علموں کے بچے مونی جیسے چوٹی کے سنے، اور رام رام کرنے سے غیر کا شکار نہ ہوتے۔ احمد شاہ کے اب آپ کے چہرہ رفیع سے نام بدست تعداد طلباء سیراب ہو کر اسلام کے عاشق بن گئے ہیں۔ منشی شیر احمد مدرس کوٹہ روپیہ ایک طالب کو عطا درپندہ کو پندرہ ہزار روپیہ محمود کالنگ ۱۸ نتیجہ نہایت عمدہ۔ دانشی مراد علی خان مدرس کوٹہ روپیہ دین طلباء کو عطا۔ دینی سس انصاف عطا فرمایا۔

۱۲ نتیجہ امتحان نہایت عمدہ دیا گیا۔ طلباء کو عطا فی کس عطا فرمایا۔

۱۳ علی پور - راجہ ایکس نتیجہ امتحان تسلی بخش رہا۔ دانشی دل رن مدرس کو مدرسہ در خواست کو عطا فی کس انعام عطا فرمایا۔

۱۴ بھیکم پورہ - راجہ ایکس نتیجہ امتحان بہت اچھا رہا۔ تیرہ لڑکوں کو عطا فی کس انعام عطا فرمایا۔

۱۵ ہنسی پورہ - نتیجہ امتحان چھ لڑکوں کو عطا فی کس انعام عطا فرمایا۔

۱۶ اوندی ٹی - نتیجہ امتحان عمدہ رہا۔ نو طلباء کو عطا فی کس انعام عطا فرمایا۔

جہ اشقی مر کے نام بت میں گئے اور بہت سے آدمی داخل سلسلہ ہوئے۔ چھ دوسروں کی تعظیم کالی گئیں۔ حضرت عبدالغنی سید جہا عت علما، علی پوری کے دست کرم اور جو دینی کا سرپرست چرچا ہو رہا۔ درپندہ فیض کرم سے ملکانو کی نیند نہیں آتی۔ اتفاقاً حقیقی مسلمان نجائیگی در اندھن کی فاس سے امید ہو کر جس عداوت کے مسلمان ہماری غفلتوں سے غیور کا شکار ہوئے تھے اور اسلام سے نااہل سمجھا جاتے تھے۔ عقائد میں مبتلا ہو رہے تھے ان کے صغیر سن پر اور ان سلام نماز روزہ کے احکام۔ وٹو نول کے فرائض و دیگر شریعت زبانی یاد کر رہے ہیں اور وہ اسلامی سفاک سے کئے جا رہے ہیں۔

آفتاب لایت کابریلی میں عظیم الشان جلسہ اور شائقان زیارت کی کثرت

قد و قاسم کین نہ آغا فیر مولانا مولوی حاجی بابا صاحب مہاراجہ علی شاہ صاحب
محدث جلیو بی دام برکات تم کرہ میں مشائخ شہزادہ مختلف محلوں میں حقوق خدا کو
اپنے بھارت طینات سے مستطیع و مانتے رہے میں اور حضور محمد ص کے ہمارے وفد علماء
کرم خدام، مکتوفیہ سے بھی مسلمانان کرہ کو یہ کہہ دینے سے بہ اندازہ وافر یا الجملہ
کے حضور انور کی اس حد و حد سے نہ رہا جان فہ آتی وہ ہزاروں کے اور بخت
عظمت مسلمانان کرہ میں سید بن ابی یوسف کی یہ ہوئی مگر منسوس کثرت قان شاہ
جماعت کا بھی اشتیاق یورہ جو نہ پہنچا نہ نہایت مولانا عبد الدین صاحب فاضل شری
مکالمی و جب اب مولانا مولوی قادر بن حنی رماحان صاحب بریلوی و صاحب مولانا
مولوی سید غلام قطب الدین صاحب بریلوی کی کثرت جب سے آئے اور کل حسن و قیست
سے حضور کو بریلی و مراد آباد میں یہ خاصہ نسبت مدعوں یا کر یہ حضور انور کو خود
اپنی سرکزی بنیں خدام مکتوفیہ سے شہزادہ کین کا ہون کا ابو میدان رہا دیں وسیع شہزادہ
پر نور و اس کے اور جس کا کسی جس سے ان کے ہمارے ہمارے کرنا نہ وہی تھا مگر حضور
انور نے زراہ ہمدانی نہ نہت لی و نہت و نہتوں فرما کر مدد قریہ و قریش و نہت
کے معائنہ کے بعد بریلی و مراد آباد و شریفیہ میں ایک و نہتہ فرمایا نہتہ پنچ حسب وعدہ حضور
انور جد و عانیہ درمیں مولانا نور محمد و نہتہ لوات سے بھیج سائیش بریلی پر مد علماء
کرم مولانا مولوی محمد حسین صاحب بنی و مولانا مولوی امام الدین صاحب بریلوی
پوری و را کین بن بن خدام مکتوفیہ سے ان کے حال نہتہ شائقان زیارت کا کافی
ہجوم تھا خصوصاً را کین جماعت نہتہ سے نہتہ حضرت مولانا مولوی مصطفیٰ
رضا خان صاحب و دیگر اہل اسلام خیر مقدم سے بہت نام پر موجود تھے رضا خان
جماعت رضا صاحب شریف شہزادہ کین سے نہتہ و نہتہ جو نہتہ

نعرہ ہے تکبیر گار ہے تھے حضور کعبہ پر تک اسٹیشن پر تشریف فرما ہوئے سزاوار مسلم
 وغیرہ مسلم افراد نے حضور کی زیارت کی جدا از ال جلوس خیمہ کی جانب روانہ ہوا حضرت
 مدوح کو ایک اعلیٰ فن پر سور کرایا گیا جس کے درگزدشتا قان زیارت کا مثل پروانہ
 ہجوم بنا۔ راستے میں حکم جگر رضا کاران جماعت رضائے مصطفیٰ مناقب حضور مدوح
 پڑھتے جاتے تھے۔ الغرض جلوس مرچلو سے قابل تعریف تھا۔ تقریباً ۱۰ بجے حضور
 کی سواری نہایت ترک واحد شام سے محلہ سوہاگروں پر مکان مولانا مولوی قاری
 مصطفیٰ رضا خان صاحب پونجی۔ جہاں سزاوار با انخاص حضور کے دیدار فرحت انار
 سے بہرہ اندوز ہوئے۔ اور حضور انور نے دو دن قیام فرمایا۔ ہم را کہین جماعت مسلمان
 مصطفیٰ اور خصوصاً مولانا موصوف کے نہایت مشکور ہیں کہ آپ حضرات سے حضور
 مدوح کے خیر مقدم و حق مہمان نوازی میں کمال حسن عقیدت کا اظہار فرمایا۔ ستہ تعالیٰ
 جماعت رضائے مصطفیٰ میں روز افزوں ترقی عطا فرماوے۔

اجلال نزول مراد آباد میں

حضور مدوح ۲۵ دسمبر کو وقت ۱۰ بجے
 صبح اسٹیشن بریلی سے مراد آباد جانے

کے لئے ریل پر سو رہے دس بجے دن کے ریل مراد آباد پونجی اسٹیشن پر سواروں
 طاب دیدار بفرہ نظر آتے تھے۔ زمین کی رفتار ہنوز بندہ ہوئی تھی کہ عاشقان جماعت
 یوسفیہ نے اپنے جذبات عشق کا ثبوت دیتے ہوئے سیکڑا کلاس کے ذبہ کو سندھ
 بھولوں کے اشارے سے بھڑکے دیا کہ رستم بہار مالو گل بن گیا۔ بلکہ پیٹ فارم ہی
 پھووں کے اشارے سے تختہ گلزار بنا نظر آتا تھا ہوں تو حضور مدوح کے خیر مقدم کیلئے
 سزاواروں کا مجمع تھا مگر میں نہیں انہیں حنفیہ سنت مولانا مولوی نعیم الدین صاحب
 و مولانا سید غلام قصب لائن صاحب برہم پوری خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔
 حکام ریوسے بھی مشتاقان شاہ جماعت کے ہجوم و رشاندہ منظر کو دیر تک بکھرتا
 دیکھ کئے۔ الغرض اسٹیشن سے حضور انور کی سواری کا جلوس جانب شہر روانہ ہوا۔
 سزاوار مشتاقان جہاں اس مقبول بندہ رسی کی سواری کے ساتھ ساتھ خیرہ تکبیر
 لگاتے ہوئے اور اسلامی شان و شوکت دکھاتے ہوئے روانہ ہوئے۔ اشارہ
 میں رضا کاران انجمن و ہلبا بدر سہ قصائد و منقبات حضور مدوح پڑھتے جاتے

سینکڑوں آدمی سواری کے ساتھ آگے پیچھے دلوں غشت سے دلوں کو تھامے ہوئے چپ چاپ چلے جا رہے تھے اور بازاروں میں کثرت ازدحام سے یہ چلنا دشوار تھا۔ شبہ نہیں باغٹ بڑے دن کے عام طور پر تمام دفاتر کی تعطیل تھی۔ ہر محکمہ و لے ہر زمانہ و امن و آسائش و سہولت تھا۔ غلط جیلوس جیب ان کے ہاتھوں میں پہنچا تو مینا باندھ کر دلوں سے ہاتھ نکل پڑے اور منظر جلوس کو بہ استعجاب دیکھنے لگے۔ ہر کوچہ و بازار میں ایک حیرت کا عالم تھا۔ شہنشاہی کہتے ہیں کہ جب اس شان و شوکت کا جلسہ نہیں دیکھا۔ جلوس ۱۲ بجے دن کے مدرسہ اہل سنت والجماعت میں پہنچا۔ حضور قبلہ عام یک اعلیٰ امت پر متمکن ہوئے اور خطاب و دربار میں نے اپنی استقبالیہ نظموں سے حاضرین مجلس کو محفوظ فرمایا۔ حضور قبلہ عالم مدظلہ نے اپنی فیاضی سے ان کو ستر روپیہ بطور انعام مرحمت فرمائے۔ آخر میں حضور قبلہ عالم مدظلہ نے اپنے کلمات عیسات سے اہل مجلس کو محفوظ فرمایا اور اراکین انجمن اور خصوصاً مولانا غلام کاشمیری فرمایا کہ جو کچھ مولانا صاحب کو میرے ساتھ محبت و اخلاص اور ہمدردی ہے اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمادے نیز فرمایا کہ مولانا صاحب مسجد مدرسہ دہلی کو بڑائی میں بھی نشانہ اللہ تعالیٰ مسجد کے سے جید و ذکا۔ مگر میرا روپیہ فرض مسجد یعنی نمازیوں کے قدموں پر صرف ہو۔ ہر طرف سے حسین و مرصع کی آوازیں آتی شروع ہوئیں۔ اور بعد وصال مجلس برخاست ہوئی۔ دربارت کے جلسہ کیسے امدان کیا کہ۔

قبلہ عالم محدث علیپوری کی انسدادی گریسا

آریوں کی انسدادی ریشہ دوانیاں

حضرت مولانا پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری کو مراد آباد میں خیر علی کر موضع شاہ

ضلع جنگ میں شہر و خانہ کی حالت یہ ہے کہ یہاں کی کو بیجاہری بی بی کے
 شہر کی کا کھارہ چار ہے یہاں کی حالت یہ ہے کہ یہاں کی کو بیجاہری بی بی کے
 کی بی بی کی بی بی کے بی بی کے بی بی کے بی بی کے بی بی کے بی بی کے
 لہذا حضرت شاہ صاحب قلمیہ میں یہاں کی حالت یہ ہے کہ یہاں کی کو بیجاہری بی بی کے
 رائے کی یہاں کی حالت یہ ہے کہ یہاں کی کو بیجاہری بی بی کے
 علی کو موقوفہ بی بی کے بی بی کے بی بی کے بی بی کے بی بی کے بی بی کے
 انیسویں برس انیسویں برس انیسویں برس انیسویں برس انیسویں برس انیسویں برس
 آکر سے روزہ روزہ روزہ روزہ روزہ روزہ روزہ روزہ روزہ روزہ روزہ روزہ روزہ
 قیام کرنے کا ساقی اس سے صاحب قلمیہ میں یہاں کی حالت یہ ہے کہ یہاں کی کو بیجاہری بی بی کے
 مولانا صاحب قلمیہ کے دست قلمیہ میں یہاں کی حالت یہ ہے کہ یہاں کی کو بیجاہری بی بی کے
 منعقد ہوئے جس سے بلوں میں یہاں کی حالت یہ ہے کہ یہاں کی کو بیجاہری بی بی کے
 رکھے کے بی بی کے بی بی کے بی بی کے بی بی کے بی بی کے بی بی کے
 مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ یہاں کی کو بیجاہری بی بی کے
 سب سے پہلے اس سے صاحب قلمیہ میں یہاں کی حالت یہ ہے کہ یہاں کی کو بیجاہری بی بی کے
 کر دوسری حالت یہ ہے کہ یہاں کی کو بیجاہری بی بی کے
 جوت دیو و بیجاہری حالت یہ ہے کہ یہاں کی کو بیجاہری بی بی کے
 لیا اور بی بی کے بی بی کے بی بی کے بی بی کے بی بی کے بی بی کے
 کر گیا اس سے صاحب قلمیہ میں یہاں کی حالت یہ ہے کہ یہاں کی کو بیجاہری بی بی کے
 پر چاروں کو چاروں کو چاروں کو چاروں کو چاروں کو چاروں کو چاروں کو
 مرقم قلمیہ کے بیجاہری حالت یہ ہے کہ یہاں کی کو بیجاہری بی بی کے
 چودہ بی بی کے بی بی کے بی بی کے بی بی کے بی بی کے بی بی کے
 مگر صاحب قلمیہ کے بیجاہری حالت یہ ہے کہ یہاں کی کو بیجاہری بی بی کے
 ضلع کے اس سے صاحب قلمیہ میں یہاں کی حالت یہ ہے کہ یہاں کی کو بیجاہری بی بی کے
 غنا کی بی بی کے بی بی کے بی بی کے بی بی کے بی بی کے بی بی کے
 لڑیں اس سے صاحب قلمیہ میں یہاں کی حالت یہ ہے کہ یہاں کی کو بیجاہری بی بی کے
 کرتی چاہیے اس سے صاحب قلمیہ میں یہاں کی حالت یہ ہے کہ یہاں کی کو بیجاہری بی بی کے

حضرت مولانا پیر جماعت علی شاہ ضامنہ

پر نامہ نگار اخبار سید رضوی کا ایک بے بنیاد لازم اور سکاٹل

اخبار سید رضوی ۲۵ نومبر میں کسی غفلت شعار بے روزگار کے ہر بے دردی اور خیال
خارجہ کو بہتان و افتر کا کلی جائزہ دینے کی کوشش کی ہے۔ درست یہ کہ مسلمانوں کے وقت
حضرت عبد عالم پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری مدظلہ اعلیٰ پر یہ تمام لکھا ہے
کہ پیر صاحب خلافت عیسوی مذہبی و شرعی تحریک میں اب گوش زہد و تقا کے بارہ نہیں بکھے، ویر
مسائب کے کبھی اسکی جانب توجہ مزاں نہیں فرمائی۔ اخباری دنیا اور مسلمانوں کا رنج و خیال
طبقہ مضمون نگار کی اس بے روزگاری پر ظور غفر کر چکا کیوں کہ حضرت شاہ صاحب قدس نے
خلافت کی جو خدمات جدیدہ انجام دی ہیں اس سے ساری دنیا واقف ہے مگر میں اس وقت سنا
وضروری سمجھتا ہوں کہ شیعہ متون پر غور و ار سے حضرت شاہ صاحب قید کے کارہائے نمایاں کا کچھ
کردوں جو شاہ صاحب نے خدمات خلافت کے شمس میں اجاگر کیے اس سے یہ امر روز
روشن کی طرح آشکار ہو جائیگا کہ خلافت کی جو خدمات حضرت ممدوح نے سر عام دی ہیں وہ
مند و متان کے مات کر و مسلمانوں میں سے کسی فرشتے سے عبور میں زمین میں مقام شرم
ہے کہ یہ نامہ نگار اب پر رگت می میں پڑ بستان بانہ و رہا ہے سی وجہ سے ایسے مضمون
کے ساتھ نویت دینے یا نامہ لکھنی رکھا ہے۔ ایسا وہ نہیں کہ نام تک پہنچائے اور عیالی کا یہ
عالم کہ کتاب وایت پر عیس رکائے و روح بیدار کے نور سے چاہے چاہے بوس
میں سے اور غور و انصاف کو کام میں لائے۔

۱۔ جدیدہ دارکن میں محمد اصغر صاحب جنرل ایک بے درجہ خدمت شاہ صاحب علی
پہلوی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے اس کے حروف و شرف و تالیف بحث حالانکہ اسی
روز بحث خرید گیا تھا اور گاڑی پر زور کڑی گئی تھی حضرت دلا سے ٹکٹ واپس کر کے
تحریریں و تشویق عوم کے لئے اپنی بے پناہ موصی خدمات خلافت کو انصاف فرما یا اور میں
دلیری و جرات کے کرسی صدارت کو زینت فنی و حضرت محمود علی کا قصہ دہا ورنہ اور

کوئی تھی جرات نہ کر سکتا تھا سرکار ہی نہ ہو یہ سب ہی نہ تھے نہ کسی نے کہا تھا کہ تم کو لکھی ہے
 اس قدر غلطہ میں سے صرف رحمت نہ تھا سب ہی پر حق ہمارے کر لکھی گویں میں ٹھیک شبہ
 ہو تو خدا نہ کرنا کر جب کبھی صوفی صاحب برہنہ نہ ہو کہ کن کے پاس موجود ہے وہیں دیکھ
 سکتا ہے بقول امیر کا۔ مگر خلافت میں حصہ نہیں لیا تھا تو پھر شاہ صاحب کی نسبت
 سرکاری نہ کر سکتا تھا۔ مگر خلافت میں حصہ نہیں لیا تھا تو پھر شاہ صاحب کی نسبت
 کہ مشترکہ خدمت شاہ صاحب نے خدمات سنی میں سرگرمی دیکھنی سے وہ کسی اور سے نہ
 ہمیں کی چاہی ہو۔ میں نے خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 نور خدمت دیا۔ میں نے خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو

میں نے خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 درجہ خدمت میں آیا۔ میں نے خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 نہ کہ میں نے خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 یہ سب سب ہی نے خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 سنی سے بھی خدمت اللہ ہی میں پڑا ہی ہے یہ خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 دیکھا کہ میں نے خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 خلافت کیسے سے خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 اس سے سبھی نے خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 نہ کہ میں نے خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 یہ سب سب ہی نے خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 سنی سے بھی خدمت اللہ ہی میں پڑا ہی ہے یہ خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 دیکھا کہ میں نے خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 خلافت کیسے سے خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 اس سے سبھی نے خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 نہ کہ میں نے خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 یہ سب سب ہی نے خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو

یہ سب سب ہی نے خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 سنی سے بھی خدمت اللہ ہی میں پڑا ہی ہے یہ خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 دیکھا کہ میں نے خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 خلافت کیسے سے خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 اس سے سبھی نے خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 نہ کہ میں نے خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 یہ سب سب ہی نے خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 سنی سے بھی خدمت اللہ ہی میں پڑا ہی ہے یہ خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 دیکھا کہ میں نے خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 خلافت کیسے سے خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 اس سے سبھی نے خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 نہ کہ میں نے خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو
 یہ سب سب ہی نے خدمت محمدی سے تہہ بہ تہہ رہا تو پھر جمع کر کے خلافت کیسے کو

میں کا ترجمہ ایک سال جاری ہندوچند پر شری نے مونس مالہ بارہوں کو شاتارہا کیا اسی کا نام گوشہ نشینی سے اور قطلے ہند میں دورہ درماکر خلافت کی خدمت میں منہا رہنا ہی کے توجہ کے متروک ہے۔ یہ منہا باستان کا نام اور ستہ لاطینی نامہ رکار کی خدمت سے کی نامہ کرتی ہے۔

۱۲) تلچیری ملک مالہ بارہوں تقریباً بارہ ہزار کا جمع ہوتا تھا جس شاہ جانا بہترین کے ملک خلافت کی خدمت و اعانت پر و موہیہ تقریر فرماتے رہے۔

۱۳) تیروڑ کوڈیگری قتل کوڈیگری میں آئے نہ رکھتے تھے۔ خدمت شاہ جانا بہترین کے قتل قبول نہ کر خدمت خلافت سرخام ویتھے جان ہی یہ سہ ہندوستان کا نام ہے۔ قتل زبان میں پڑھ کر سنا تھا۔

۱۴) ملک بہوں نے پڑھوہ ٹیکری نزد کے قتل میں بہا شہداء کا نام نہ لیا تھا۔ تیروڑ کے راستے سے اسی سمت تارو پور پہلے پڑھوہ۔ تیروڑ میں قتل کی سمت حلاہ تیروڑ سے تیروڑ مونس میں جن کے ان مقامات میں پیدا ہوئے۔

۱۵) ملک کرک کرکیر راج چندریٹ، مٹی بگنڈ میں تیروڑ سے ۱۰ میل کن ملیرہ۔ اور ۲۰ کی وجہ سے راستے کی صعوبتیں اور تکلیف محسوس ہیں۔ یہ تیروڑ سے ۱۰ میل کی مسافت ہے۔ اسی دور دورہ مقام پر خلافت کی حمایت و خدمت کیسے افسوس ہے۔ خدمت کے لئے یہ دورہ کرکیر اور مٹی بگنڈ کی مسافت میں ہے۔

۱۶) بہوں میں ہی خلافت کے جیسے منفرد کے اور جیسے۔ تیروڑ سے خاص رہا بہوں سے۔ یہ جیسے محمد صاحب بیکری خلافت کیسے اور بنگلور کے سیٹھ علی محمد دیکھو نور محمد صاحب ہمارے اس بیان کی احسن وجوہ شہادت اور نامہ رکھ رہے۔ دیکھو کہ یہ کہنے میں غیب و جوت سے کہ ان پہ بھی واقعات کے ہوتے ہوئے ہندوکان نامہ کار اپنے منہ سے اور بہوں ان کی سرور کرتا ہے۔

(۹) یہ اموی نامی ذکر ہے کہ خلافت کی خدمت حضرت شاہ صاحب قبلانہ حضرت قطلے ہند میں دورہ فرما کر جلسہ طے خلافت میں دلولہ نیز تقریر میں فرما کر حسب رت سے لوگوں کے دوں کو پناہ کر اور صاحب مقرر کیا۔ انعام فرمائی ہیں بلکہ مانی یہ دیکھو ہی معتد بہتہ یا چنا کچھ۔ بنگلور میں مودی محمد نور صاحب لہ بادی چندہ فرم کر رت سے تیروڑ سے عام شاہ صاحب علی پوری نے بیکر ہزار

روپیہ خلافت فرائض حرمت و باریہ ایک لڑائی میں بڑی غلٹیاں کی گئیں اور اس کے در پائنت کر کے ہندو
لگا رہا ہوا یہی تسکین کو کسے سلسلہ تیرہ گوردیہ علی اور شریعت سے تعلق کر کے یہ گید حضرت محمد و سنے
اشارہ ہوا اور پھر تو اپنی حسیب خاص سے خلافت فرائض میں غایت فرمایا ہے۔

۱۰۱) ایک سے حسیب شاہ صاحب بقید و آباد کن تشریف ہی رہے تھے تو مولوی شوکت علی صاحب
احمد صدیق صاحب نے ایک ہی دن بڑی بڑی کرکٹ لٹا کر ایک کپنی جو اس سٹیشن پر وادع کر کے ایک شریف
رہنے والے اور خلافت کا مولانا جس پر نظر خلافت کے مولانا مولوی شوکت علی صاحب نے حضرت شاہ
صاحب کے گلے میں دے دیا اور ایک تھوڑے عرصہ میں اللہ تعالیٰ قریب آپ کے سینہ مبارک پر لگایا اور فرمایا
ہر سنیہ دینی بزرگ سے جو تیرہ گوردیہ لگا کر اس میں پانچ گوردیہ کی خدمت کی طلب سے رسید
تہیں لگایا اور چند سنت شاہ صاحب سے حیدر آباد کن میں ہی فروخت کر دیا اور بقید بنگالیہ
و گوردیہ میں سے ہیں آپ جو درخت لٹا کر پڑیں گوردیہ جود ہی جانتے ہیں اور صاف گوردیہ معروف
سیکریٹری صاحب مولوی شوکت علی صاحب کی خدمت میں بھیج دیے اور اس نے فرمایا کہ مجھے اصل ہی لگ گیا ہے
اور سو بھی منہ و صورت ہو گیا ہے

۱۰۲) سینہ خانہ صاحب گوردیہ سے حضرت شاہ صاحب بقید کے مخلص غلاموں میں سے تھے
حضرت شاہ صاحب کے ہاتھ پر چھیننے پر رو بہ خدمت فرائض دینے کا وعدہ فرمایا اس امر پر
نور مولوی شوکت علی صاحب شاہ عادل ہیں یہ مساعی مہل اور خلافت کی سرگرم خدمات میں ہندو حضرت
شاہ صاحب کے محسوس و نہ نہ فرمایا اس کے شان کی کوئی تفسیر مولیٰ نہ اعلان کرنے کی کوئی
ضرورت ہی تھی اس میں ہمارے کام کا خلافت کا اخلاقی فرائض تھا

۱۰۳) جب مولوی شوکت علی صاحب کے ہندوستان کے مسلمانوں سے طلب کی گئی تو اس کے
پہلے حضرت شاہ صاحب سے پاسے پا رہے تھے متعلقین کا حساب کر کے طلب کی گئی تھی اس سے پہلے
روانہ فرمایا اور سبھی ایک اشتراک جیسو یا خود مولوی شوکت علی صاحب سے اپنے خرچ سفر
کر کے تمام ہندوستان میں مشہر کر دیا اس میں شاہ صاحب نے سبے خدام کو حکم دیا تھا کہ فقیر کے سب
محبت و سہ عطیہ کی گئی ہیں اور اپنے متعلقین کا خلافت فرائض میں داخل کریں اس حکم کی سر قید و ترقیہ
اور مشہور دیا میں نہیں کہیں اور ایک رقم کثیرہ خلافت فرائض میں بھیج گئی جب تکسب مجھے علم ہے شاہ صاحب
کی جماعت میں اس حکم کی بڑے اشتہار سے تعمیل ہو گئی تھی ان تمام واقعات کو بطور نمونہ پیش کر کے
اہم بات کہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ حضرت شاہ صاحب قبلہ اور آپ کھنڈوں میں سے ایک لکھ سے

زیادہ پیہ خدمتِ فرائض میں دیا۔ اور ملاقاتِ بختِ مست کے لیے اور جنگ سے جس سرورِ افتخارات تک اور حاصل مالا مال سے کسیر و سرمدتِ رخِ تنک دیدہ۔ انکس کے پار ملکِ باغِ غنم و درمندہ کراچی تک دور و دراز علاقوں کے سفرِ روا سے اور شب و روز کے ہزاروں سائبانِ پیل کو بیسی ہمارے کام و کام میں کر بندہ و تن کے ساتھ کرور و مسلمانوں میں سے کسی ایک شخص سے بھی خام اوس برس یہ سرعت شاہ صاحبِ سدا کی روحانی تعلیم و توجہ کا ہی اثر ہے۔ یہی سید و پیغمبرِ مکی، غیہ پر خلافتِ نبویؐ کی سیکرٹری صاحبانِ زیادہ تر خدمتِ شاہ صاحب سے غلامِ سدا کو ہے۔ جس کی عادتِ نبویؐ اپنی کے سیکرٹری محمد زکریا و محمد علی سحیل، لیکن خلافتِ نبویؐ صاحب سے تادمِ صبر کے ساتھ مدد و مدد میں روینڈی میں مولوی قطب الدین صاحب کیل و دوا میں بوجہ العزیزانہ جو آپ کی حلقہٴ گنجشہ پر فخر کرتے ہیں حوالہ دیت کے سرگرم رہا کرتے ہیں۔

۱۳۱۰ھ کو جوہرِ علاقہ دہلی میں خلافت و سید سدا کی شاہ صاحب ممبر کونسل کی وجہ سے مانے کے دُستِ تھ، اور ادھر کارِ رخ کرنے میں کسی کی محنت و تہی شاہ صاحب خود تشریف لے گئے اور اپنے ہمرازِ خلافت دونوں کو بھیجا کرواں خلافت کیٹی تاہم کر دی۔ پر یہ بیدار و دیکر رُزی مقرر و شاہ خدمتِ خلافت کی سرگرم سعی و زماں رہی۔ یہی عبدالرزاق صاحب جنرل سیکرٹری اور عظیم ذہین سے و رہانت کر سکتے ہیں ان کے طرزِ افتادہ و دیکر اسلامی جزائرتِ خدمت کی مدد و مدد سرائی اور منقبتِ خوال میں اپنے بہت سے کام سرور و مزین کر چکے ہیں۔

۱۳۱۱ھ کو روینڈی میں مولوی قطب الدین صاحب کیل ان خدمات سے گناہ ہیں جو فدا و دین سرکار علی پوری سے منظور کی خوشنودی حاصل کر کے کیلئے خلافت کیٹی کو مانی مدد ہم بھی کرنا رہ گئے ہیں۔

۱۳۱۲ھ کو باٹ کے ابو عبد العزیز صاحب حضور کے مخلص غلاموں میں سے ہیں۔ ان کو باٹ سے باہرے عالی حضرت شاہ صاحب قبلہ سنیس زرار و پیہ خلافت فرائض میں دیا ہے۔

۱۳۱۳ھ کو باٹ کے جلد خلافت کیٹی میں آغا صدر صاحب صدر خلافت کیٹی یا جو بھی موجود ہو حضرت تملہ عالم شاہ صاحب نے خلافت کے تملہ کی صدارت فرمائی جو تقریر حضور نے فرمائی وہ صدارت میں اپنی نظیر نہیں کہتی، اس موقع پر آغا صدر صاحب نے فرمایا تھا کہ بک خلافت کی خدمت محض تملہ پردوں سے مولیٰ تھی کہ حضرت شاہ صاحب قبلہ نے اس تملہ کی صدارت فرمائی ہے۔ اب فشارِ اندہ ہماری خدمات حساب ہو جائیگی۔

۱۸) تین سال تک حضرت شمس الدین محمد بن تغلق نے اپنے تخت پر بیٹھ کر حکومت کی۔ اس کے بعد اس کی جگہ اس کے بیٹے شمس الدین محمد بن تغلق نے لی۔ اس کے بعد اس کی جگہ اس کے بیٹے شمس الدین محمد بن تغلق نے لی۔ اس کے بعد اس کی جگہ اس کے بیٹے شمس الدین محمد بن تغلق نے لی۔

۱۹) ابھی دو سال کا عمر نہ تھا کہ اس کی موت ہو گئی۔ اس کے بعد اس کی جگہ اس کے بیٹے شمس الدین محمد بن تغلق نے لی۔ اس کے بعد اس کی جگہ اس کے بیٹے شمس الدین محمد بن تغلق نے لی۔ اس کے بعد اس کی جگہ اس کے بیٹے شمس الدین محمد بن تغلق نے لی۔

۲۰) ایک مرتبہ اس کی موت ہو گئی۔ اس کے بعد اس کی جگہ اس کے بیٹے شمس الدین محمد بن تغلق نے لی۔ اس کے بعد اس کی جگہ اس کے بیٹے شمس الدین محمد بن تغلق نے لی۔ اس کے بعد اس کی جگہ اس کے بیٹے شمس الدین محمد بن تغلق نے لی۔

۲۱) ہندوستان کے ہونے والے غارتوں میں سے ایک یہ تھا کہ اس کی موت ہو گئی۔ اس کے بعد اس کی جگہ اس کے بیٹے شمس الدین محمد بن تغلق نے لی۔ اس کے بعد اس کی جگہ اس کے بیٹے شمس الدین محمد بن تغلق نے لی۔ اس کے بعد اس کی جگہ اس کے بیٹے شمس الدین محمد بن تغلق نے لی۔

۲۲) ابھی دو سال کا عمر نہ تھا کہ اس کی موت ہو گئی۔ اس کے بعد اس کی جگہ اس کے بیٹے شمس الدین محمد بن تغلق نے لی۔ اس کے بعد اس کی جگہ اس کے بیٹے شمس الدین محمد بن تغلق نے لی۔ اس کے بعد اس کی جگہ اس کے بیٹے شمس الدین محمد بن تغلق نے لی۔

۲۳) چونکہ سچو، بھارت کے چہرے سے چہرے نکلتے رہے ہیں۔ اس کے بعد اس کی جگہ اس کے بیٹے شمس الدین محمد بن تغلق نے لی۔ اس کے بعد اس کی جگہ اس کے بیٹے شمس الدین محمد بن تغلق نے لی۔ اس کے بعد اس کی جگہ اس کے بیٹے شمس الدین محمد بن تغلق نے لی۔

اٹھایا اسکے کہ غضب شریف سے نہایت پیچیدہ رہی رہتے انہوں نے راجہ علی جیشو جی کو
 راجا کو فتح کر کے رہا کر دیا۔ مگر جیشو جی نے اسے قید کر کے رکھا اور اسے
 سلسلہ کے اس سید کے نام سے لکھا گیا کہ یہ ایک بہادر و شجاع و شہسوار
 مقبول نگار ہے۔ اس کی فتح نے علی اور مرزا سربا کے بیچ کی لڑائی کا نہایت
 نمایاں میں سے حقیقہ ہے۔ اس کی ذلت و حقارت کے ساتھ کہ اس کی جوت کرتا ہوں اور اس کی
 کی خدمات کا بڑا علم تو ہم نے یہ کوئی سے نہیں کیا کرتا۔ اس کا عارضہ نہایت ہی
 جہاں مودی شوکت علی سے ہے۔ اس کے لئے یہ کہ اس کے جوہر میں جہاں مودی
 تو اس وقت ہزار ہا سیوں میں سے ہے۔ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے
 نہایت ہی شوق سے فرمایا میں یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے
 زعفران کے رنگ اور مودی شوق سے اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے
 نگاہ مودی کو یہی سرفروشاں خدمات ہی تھیں۔ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے
 کارنامہ مودی اور حرمی جہاں مودی کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے
 کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے
 کیا اب بھی کوئی مرحلہ خدمت خلافت میں رہ گیا ہو۔ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے
 گراں قدر اور عظیم الشان سب سے زیادہ یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے
 حمایت میں قدر کرنے کا سب سے زیادہ یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے
 اور اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے
 ہی کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے
 کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے
 اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے
 عہدہ فرمایا۔ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے
 ہو گئی تھی کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے
 دیکھ کر اس نے بھی حضور کے واسطے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے
 بہتان و تہمتوں کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے
 سفر میں جہاں ہی کہیں حضور کی جگہ تھی کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے یہ کہ اس کے لئے

شرائع کی سے اور معرفت قبلہ علم شاہ صاحب نے ساری عمر خدمات خلافت میں سر فرمائی ہے چنانچہ پہلے ہی چار مہینوں اور سنہری فرمیں سلطان دہلی خاں سلطان خاں عبد المجید خاں صاحب قدس سرہ العزیز خدمات خلافت کے صلے میں حضرت شاہ صاحب علی پوری کو مل چکے ہیں جس شخص کے پاس صرف دو مہینے ہی وجود ہوں جو اسکو خدمات خلافت کے صلے میں ملے ہوں تو وہ اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کرے مگر یہ تو توڑ کہتے ہیں کہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا حضرت شاہ صاحب جیسی خدمات کسی نے نہیں کیں ہاں حضرت شاہ صاحب نے سیاسی معاملات میں کبھی دلچسپی نہیں لی اور معترض کوئی ایسی تحریر پیش نہیں کر سکتا کہ جس میں سیاسی معاملات پر آپ نے رائے زنی فرمائی ہو آپ مسلمانوں کے دینی مقصد اور مسائل کا بھ بندہ گانہ خدا کے روحانی پیغمبر بادی و رہنما ہیں آپ نے خلافت کی خدمت ہی محض مذہبی نقطہ نگاہ سے فرمائی ہے اس میں بھی کوئی سیاسی مصلحت مضمر نہ تھا۔ آپ کا مسلک تو مرجان و مرج ہے۔ خدایا تجھے جس مکر وہ رنگ پہنچاتے نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات القدس عظیم ہے اس کے غضب سے ڈرنا چاہیے اور جہوت بول کر حکم اللہ علیہ علیہ کا زمین اللہ تعالیٰ کی معصیت سے بچنا چاہیے۔ نامہ نگار مجدد و کور اتوات مرقومہ العبد کی موجودگی میں انصاف سے کام لیکر تو یہ کرنی چاہیے اور اپنے الفاظ واپس لے کر حضرت شاہ صاحب قبلہ سے معافی مانگنی چاہیے۔ کیا اب بھی نامہ نگار مجدد حضرت شاہ صاحب کو گورنمنٹ اور خدمت خلافت سے بے پرواہ کرنے کی جرأت کر لیا۔ کیا خدمت خلافت سے بدلتی ہی اسی کا نام ہے۔ مگر حضرت کے سفر حضرت کی اسلامی خدمات اور خلافت کی سچی افادت کے واقعات قلب بند گئے عابث تو ایک دفتر تیار ہو جائیگا۔ آپ تو اپنی عمر عزیز کا زیادہ حقہ سفر کی مسرتوں اور خدمت دین کی انجام دہی میں بسر فرما رہے ہیں سہ ایک جا رہے ہیں عاشق خوش کام کہیں دن کہیں رات کہیں صبح کہیں شام کہیں۔ جن جن مقامات کا ہم نے ذکر کیا ہے نامہ نگار مجدد نے تو شاید دیکھے اور سنے بھی ہوں۔ وصا علینا الا ببلاغ۔

الراقم عبد المجید خاں قصوری عفا اللہ عنہ

نہایت مفید و قابل دید کتابیں

مکتوبات امام ربانی (حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد نقشبندی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
سہ سوانح مجدد الف ثانی) کے مکتوبات شریف مشہور عالم ہیں جو حقیقت قرآن و حدیث کی صحیح و ترین
تفسیر میں ان کا رد و ترجمے کی عام طور پر ضرورت تھی۔ قصہ اول کا ترجمہ نہایت سلیس اور عام فہم چھپکا ہوا ہے
اور ابتداء میں مجدد صاحب علیہ الرحمۃ کے حالات زندگی دیئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۵۰

تصفیات امام غزالی - ترجمہ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا اردو ترجمہ معنی نصائح
امام غزالی، صدامت متعینہ و جعلی صدامت مخلص و جسد و حقد - یہ تینوں کتابیں
تصوف کے سرچشمہ و برکت مضامین و افلاک میں تینوں کی مجموعی قیمت صرف ۵۰

مبداء معاود - حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد نقشبندی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف
ہے اس میں شریعت و طریقت کے بنیاد پر ۱۰۰ سال کی تاریخ ہے۔ تصوف و سلوک کے
سفیر ایموں کے لئے نعمت لازوال ہے۔ قیمت صرف ۵۰

شرح رباعیات حافظ - حضرت خواجہ مانظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں جو اثر ہے اس کا
مد سوانح عمری حافظ - ہر شخص قابل ہے۔ دیوان حافظ کی شرح توحید سے چھپتی آتی ہے
لیکن ان کی بے نظیر رباعیوں کی شرح اب تک نہیں پائی تھی حال میں پوری محنت و کوشش سے اعلیٰ
رباعیوں کا ترجمہ اور شرح چھپی ہے اور شرح کتاب میں حضرت خواجہ مانظ علیہ الرحمۃ کی سوانح عمری
بھی درج کی گئی ہے۔ کتاب قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۶۰ / مناقب نقشبندیہ قیمت ۶۰

برکات علی پور - اس ضخیم کتاب میں جو حضرت مولانا مولوی خیر شاہ مرحوم و مغفور کی تابعت
لطیف ہے ہمارے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے تمام و کمال بزرگوں کے حالات و عالیجناب حضرت
تبدلہ عالم محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر خیر نہایت وضاحت سے لکھا گیا ہے اور عربی، فارسی
اور دو زبان میں شجرے بھی درج کئے گئے ہیں۔ یاران طریقت کے لئے بہت بڑے کام کی چیز ہے
چند جلدیں باقی رہ گئی ہیں جلد طلب کیجئے۔ قیمت صرف ۵۰

مناقب الآل والاصحاب - اس کتاب میں حضرات صحابہ کرام دہل بیت عظام اور ائمہ
مستبین رضی اللہ عنہم کے اوصاف و حالات مستند صحیح احادیث سے وضاحت کیے گئے ہیں قیمت صرف ۵۰
اسما و الحسنے - خدا کے تبارک و تعالیٰ کے اسماء ذاتی و صفاتی کے نوائے خواص اور ان کے احوال
و حالات کی متعدد آسان ترکیبیں۔ شائقین علمیات کے لئے واجب تھا ہے۔ قیمت صرف ۵۰
تخمین کر یا - حضرت شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ کی مشہور و مقبول نظم کرباکی سلیس عام فہم شہرہ
و پاکیزہ اردو تصنیف قیمت صرف ۶۰

کتابیں مکتوبہ - پیچہ رسالہ جماعت جامع مسجد قاصدال امرتسر (پنجاب)

نہایت مفید و قابل دید کتابیں

مکتوبات امام ربانی (حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد نقشبندی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
سہ سوانح مجدد الف ثانی) کے مکتوبات شریف مشہور عالم ہیں جو درحقیقت قرآن و حدیث کی صحیح و سہل ترین
تفسیر ہیں ان کا اردو ترجمے کی عام طور پر ضرورت تھی۔ حصہ اول کا ترجمہ نہایت سلیس اور عام فہم چمک تیار ہے
اور اب تیسری تجدید و عیاں علیہ الرحمۃ کے حالات زندگی دیئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۷۰

تصنیفات امام غزالی - ترجمہ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا اردو ترجمہ معنی نصائح
امام غزالی حدیث عنایت و حقیقی حدیث عن غضب و جسد و حقد - یہ تینوں کتابیں
تصوف کے سوا پارہ رحمت و برکت مضامین پر مبنی ہیں تینوں کی مجموعی قیمت صرف ۱۰

مہذب معاویہ - حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد نقشبندی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف
میں سے ہے اس میں شریعت و طریقت کے نہایت ضروری مسائل درج ہیں۔ تصوف و سلوک کے
مشہداتیوں کے لئے نعمت لازوال ہے قیمت صرف ۸۰

شرح رباعیات حافظ - حضرت خواجہ مانظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں جو اشعار ہیں
سہ سوانح عمری حافظ (مختصر خاص) ہے۔ دیوان حافظ کی شرح تو مدت سے چھپی آتی ہے
لیکن ان کی بے ظہور رباعیوں کی شرح اب تک نہیں چھپی تھی حال میں پوری محنت و کوشش سے انہی
رباعیوں کا ترجمہ اور شرح چھپی ہے اور شروع کتاب میں حضرت خواجہ مانظ علیہ الرحمۃ کی سوانح
بھی درج کی گئی ہے۔ کتاب قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۶۰

برکات علی پور - اس ضخیم کتاب میں جو حضرت مولانا مولوی خیر شاہ مرحوم و منصور کی تالیفات
لطیف ہیں ہمارے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے تمام و کمال ہر رنگوں کے حالات و علایق اب حضرت
قبلہ عالم محدث علی پوری مدظلہ العالی کا ذکر خیر نہایت وضاحت سے لکھا گیا ہے اور عربی فارسی
اردو زبان میں شجرے بھی درج کئے گئے ہیں۔ یاد ان طریقت کے لئے بہت بڑے کام کی چیز ہے
چند جلدیں باقی رہ گئی ہیں جلد طلب کیجئے قیمت صرف ۷۰

مناقب الآل والاصحاب - اس کتاب میں حضرات صحابہ کرام و آل بیت عظام اور ائمہ
مسنین رضی اللہ عنہم کے اوصاف و حالات مستند صحیح احادیث سے وضاحت کیے گئے ہیں قیمت صرف ۶۰
اسما و الحسنے - خدا کے تبارک و تعالیٰ کے اسماء ذاتی و صفاتی کے فوائد و خواص اور ان کے احوال
و ظائف کی متعدد آسان ترکیبیں۔ شائقین علمیات کے لئے لاجواب تحفہ ہے۔ قیمت صرف ۴۰
تخمین کریم - حضرت شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ کی مشہور و مقبول نظم کریم کی سلیس عام فہم شش
و پاکیزہ اردو تفسیر قیمت صرف ۶۰

کتابیں بکراہ: - منیجر رسالہ جماعت جامع مسجد قاصداں امرتسر (پنجاب)

تنظیم اسلامی کتابیں

خطبات حنفیہ۔ اس بے مثل کتاب میں آقائے امام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان تمام خطبات، اشارات، ہدایات اور غلطیوں کے پچھے گوہر اور قیمتی موتی بکھیر کر رکھ دیئے ہیں جو حضور سرایا نور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسجد نبوی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے رو برو پر پڑھے۔ بعد از وفات راشدہ یعنی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضرت ثقیف علی رضی اللہ عنہم کے خطبات بھی جمع کئے گئے ہیں۔ بلکہ اس کو مفید عام بنانے کے لئے ہر خطبہ کے ساتھ ساتھ اردو ترجمہ سورتہ و دو لفظ پر طرز میں رقم کیا گیا ہے۔ باوجود ایسی ہی کثیر خوبیوں کے قیمت صرف پانچ روپے خطبات محبوب یعنی خطبات حبیب بن مسائل، یحییٰ بن یزید، عطاء بن یزید، و قریبہ کے علاوہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے دو خطبے میں جن میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا وادی ذی ثور میں چھوٹے اور ان کی قرآنی، بنائے کتبہ اللہ اور حضرت ابراہیم کا ملک شام سے عرب شریف کی طرف سفر میں کابینہ سے اس عربی ترجمہ غزوہ و غزوات کی جان بنے دیکھیں قیمت صرف دس روپے

اسرار العشق سنی، کنز العشق یعنی شرح براہ العشق۔ اس کتاب میں قصص کے پیش، بہا، قیمتی جواہر و شے شے و بدلے سے بکے گئے ہیں۔ زبان ایسی سادہ و اختیار کی گئی ہے کہ معمولی اردو خوان بھی فائدہ حاصل کر سکے قیمت صرف دس روپے

سیرت مسلم تاریخ اسلام کے کئی بڑے صفحات کا خلاصہ جس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کیا ہے اور مسلمان کیسے ہوتے ہیں۔ ہر شخص کے چہرے کے قابل ہے قیمت فی جلد ایک روپہ۔ علم و جدائی نشتر۔ اہل اسلام کے سوز و گداز سکون و اضطراب حال و قال کے خزانہ۔ ارباب بقوت کے لئے قابل دید قیمت دس روپے

بنات الرسول حضرت فاطمہ الزہرا زینب، رقیہ، ام کلثوم رضی اللہ عنہما کے حالات زندگی از و ارج البنی۔ از و ارج مطہرات حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات طہر بابل، شہر بابل میں گذر قریب میں ہے۔ اس کے تاریخی حالات قیمت ۸ روپے

اسلام اور علمائے فرنگ۔ اسلام کے متعلق بعض ملائے یورپ اور امریکہ کی دلچسپی میں سید الشہداء۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بزرگ چچا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی سوانح نبوی سر سوا تحفہ کی حضرت سلیمان علیہ السلام کی زوہر حکمرانہ ملک بلقیس کی سوانح نبوی قیمت ۴ روپے

شہاد اور اس کا بہشت۔ شہاد اور اس کے بہشت کے مفصل اور حیرت انگیز حالات قیمت ۳ روپے حیات صابرہ بیرون کلبہ کے خاک جگہ کو بہستان رحمت بندے والے بزرگ کے عمل و حالات پاکیزہ اور شہ زان میں مولانا آزاد کے قلم سے قیمت ۵ روپے

کتابیں فرو کا پڑ۔ مینجر رسالہ "جماعت" جامع مسجد قاصداں امرتسر (پنجاب)